مباحث متعلقہ

خروج امام المہدی

از

ابو شہریار

۲۰۲۰

www.islamic-belief.net

فہرست

کیا امام مہدی کا قرآن میں ذکر ہے؟ 5
کیا عقیدہ ظہور امام المہدی اہل سنت کا شروع سے عقیدہ تھا؟ 7
امام الشافعی روایات مہدی کا انکار کرتے تھے 8
حسن بصری: مہدی، عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے تھے 14
اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ عیسیٰ کو ہی مہدی کہتے 15
محدث وَکِیع امام مہدی کی کسی بھی روایت کو صحیح نہ کہتے؟ 15
محدث عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ کے نزدیک مہدی پر کوئی مرفوع حدیث صحیح نہیں 18
امام النسائی کا روایات المہدی کا بائیکاٹ کرنا 20
بعض محدثین مہدی کے منتظر تھے؟ 21
امام عقیلی نے اصل میں کیا کہا 22
طاؤس کا قول 24
ابن سیرین سے منسوب قول 25
روایات کو متواتر کہنے والے 29
کیا امام مہدی کو رضی اللہ عنہ لکھ سکتے ہیں؟ 32
امام مہدی اور حج میں قتل و غارت 33
امام مہدی پر علامت نبوت ہو گی؟ 34

امام مہدی کے لشکر میں فرشتوں کی شمولیت 36
امام مہدی اسرائیلی شکل و جسم کے ہوں گے 37
امام مہدی استنبول کے پہاڑوں تک جائیں گے ؟ 40
تابوت سکینہ کا دریافت ہونا 42
امام مہدی بنو عباس میں سے ہوں گے ؟ 44
امام مہدی کا لقب جابر پڑ جائے گا 46
امام مہدی کی کنیت ابو القاسم ہو گی ؟ 47
دور مہدی کی برکتیں 48
امام مہدی کے ساتھ یمنی قحطانی ہوں گے 49
امام مہدی خلافت الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ 50
امام مہدی کا اعلان آسمان سے ہو گا 53
امام مہدی کعبہ کے خزانے کو بانٹ دیں گے 55
امام مہدی کی نشانی ستارہ ہو گی 56
مدینۃ القاطع کا ذکر 58
امام مہدی امام ہوں گے یا نہیں؟ 60
اختتام 62

بسم اللہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

راقم نظریہ مہدی کو بنو حسن و بنو عباس کی ایجاد کہتا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث اپنی سابقہ کتاب "**روایات ظہور مہدی جرح و تعدیل کے میزان میں**" میں کر چکا ہے–امام مہدی سے متعلق کافی مواد کتب اہل سنت میں موجود ہے اور چند سالوں بعد کوئی اور کتاب چھپ جاتی ہے جس میں سنی امام مہدی کا تذکرہ نئی شان سے بیان ہوا ہوتا ہے- حال میں ایک کتاب عقیدہ امام مہدی کے حوالے سے شائع ہوئی ہے، جس کا عنوان ہے اسلام میں امام مہدی کا تصور - یہ جناب حافظ محمد ظفر اقبال صاحب کی تالیف ہے اور اس کتاب میں بہت سے حوالہ جات علماء کی آراء کے ساتھ بیان ہوئے ہیں-

حافظ محمد ظفر اقبال صاحب کی کتاب میں پیش کردہ چند روایات پر راقم کا تحقیقی موقف پیش خدمت ہے

ابو شہریار

۲۰۲۰

کیا امام مہدی کا قرآن میں ذکر ہے؟

امام المهدی کا ذکر کہا جاتا ہے کہ قرآن میں وارد ہوا ہے- اس کا ذکر امام ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس طرح کرتے ہیں

قرآن کی آیت سورہ بقرہ میں ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّـٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْـهَا اسْمُهٝ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِـهَا ۚ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَـهُـمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۚ لَـهُـمْ فِى الـدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَـهُـمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (114)

اوراس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے کی ممانعت کردی اور ان کے ویران کرنے کی کوشش کی، ایسے لوگوں کا حق نہیں ہے کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے، ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اوران کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے-

اس کی تفسیر میں ابن کثیر نے ذکر کیا کہ

وَفَسَّرَ هَؤُلَاءِ الْخِزْيَ فِي الدُّنْيَا بِخُرُوجِ الْمُهْدِيِّ عِنْدَ السُّدِّيِّ وَعِكْرِمَةَ وَوَائِلِ بْنِ دَاوُدَ

السُّدِّيِّ اور عِكْرِمَةَ اور وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ کے نزدیک دنیا میں اس ذلت کی تفسیر کی گئی ہے کہ خروج مہدی پر ہو گی

اس قول کا نہ سر ہے نہ پیر ہے کیونکہ آیت دور نبی سے متعلق ہے کہ اس دور میں مشرکین مکہ تھے جو اللہ کی مسجدوں کو برباد کرنا چاہتے تھے یعنی مسجد النبی اور مسجد قبا- مشرکین مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے- اسی طرح نصرانی ابرھہ تھا جو کعبه کو برباد کرنا چاہتا تھا- اہل کتاب کو بتایا گیا کہ ان سب پر عذاب ہو گا- اس عذاب میں نبوکدنضر بھی شامل ہے، رومی ٹائیٹس جرنل بھی شامل ہے جنہوں نے مسجد الاقصی کو دو بار برباد کیا-

ان اقوال کی سند بھی معلوم نہیں ہے کہ کس طرق سے بیان کیے گئے ہیں

سورہ المائدہ ۱۲ میں ہے

ۖ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّـٰهُ مِيْثَاقَ بَنِىٓ اِسْرَآئِيْلَۚ وَبَعَثْنَا مِنْـهُـمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا

اور اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا، اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کیے

نبی اسرائیل کے سرداروں کا تعلق بارہ قبائل سے تھا- ہر قبیلہ کا ایک سردار تھا اور یہ سب اولاد یعقوب تھے، جن کو بارہ میں منقسم کیا گیا تھا- دوسری طرف اہل عرب، ابراہیم علیہ السلام سے بھی پہلے ہیں- عرب بارہ قبائل میں نہیں بلکہ سینکڑوں قبائل میں منقسم تھے- ان میں بھی قرن اول میں صرف قریشی حاکم ہو سکتے تھے- اس طرح صرف قریش کی یہ شان تھی جن میں بنو امیہ بھی شامل ہیں- عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی اموی تھے- اصحاب رسول کی تاریخ کو بنی اسرائیل کی تاریخ پر ہو بہو چسپاں نہیں کیا جا سکتا- ان سب حقائق سے صرف نظر کر کے راویوں نے ایک منفرد قول بیان کیا، جس کو ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں روایت غریب کہہ کر نقل کیا

قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُجالد، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، هَلْ سَأَلْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ يَمْلِكُ هَذِهِ الْأُمَّةَ مِنْ خَلِيفَةٍ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ قدمتُ الْعِرَاقَ قَبْلَكَ، ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ وَلَقَدْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اثْنَا عَشَرَ كَعِدَّةِ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

مجالد نے الشَّعْبِيّ سے انہوں نے مسروق سے روایت کیا کہ ایک روز ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور وہ قرآن پڑھا رہے تھے پس ایک آدمی نے کہا اے ابو عبد الرحمان کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہوں گے؟ ابن مسعود نے جواب دیا یہ سوال تم سے پہلے مجھ سے کسی نے آج تک نہیں کیا جب سے میں عراق آیا ہوں پھر کہا ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بارہ خلفاء ہوں گے جسے بنی اسرائیل میں ہوئے تھے

اس کے بعد ابن کثیر اپنا گمان پیش کرتے ہیں کہ بارہ خلفاء میں امام مہدی شامل ہیں جن کی بشارت احادیث میں دی گئی ہے

مِنْهُمُ الْمَهْدِيُّ الْمُبَشَّرُ بِهِ فِي الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ

مسند احمد کے محقق شعیب الأرنؤوط اور عادل مرشد اس روایت پر کہتے ہیں

إسناده ضعيف لضعف مجالد -وهو ابن سعيد الهمداني

اس کی اسناد مجالد بن سعید کی وجہ سے ضعیف ہیں

صحیح احادیث سے معلوم ہے کہ بارہ خلفاء ہوں گے جن کو کوئی ہٹا نہ سکے گا اور بقول معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھی طائفہ منصورہ اہل شام ہیں (صحیح بخاری)- اسلام میں قرن اول میں بارہ خلفاء کا نبی اسرائیل کے بارہ نقباء سے کوئی تعلق نہیں ہے

کیا عقیدہ ظہور امام المہدی اہل سنت کا شروع سے عقیدہ تھا؟

راقم الحروف کے نزدیک امام مہدی کا تصور قرن اول کے اختتام اور قرن دوم کے آغاز کے وقت اسلام میں داخل ہوا- امام المہدی نام کی شخصیت سے اصحاب رسول واقف نہ تھے بلکہ ان کے نزدیک سب ہی مہدی تھے یعنی ہدایت دینے والے –قرآن میں اصحاب رسول کو راشدون کہا گیا ہے – احادیث میں بعض اصحاب رسول کو ہادی، مہدی وغیرہ بنا دیے جانے کی دعا کی گئی ہے - اردو میں رشد و ہدایت ساتھ ساتھ بولے جاتے ہیں کیونکہ یہ مترادف الفاظ ہیں- المہدی سے متعلق روایات کو سیاسی ٹائٹل کے طور پر سب سے پہلے امام محمد بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب کے لئے بولا گیا- یہ امام زید بن علی کی وفات کے بعد ہوا جب بنو ہاشم مدینہ میں جمع ہوئے اور دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور تک نے امام محمد بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب کی بیعت کی کہ اگر خروج میں کامیاب ہوئے تو اقتدار محمد بن عبد اللہ کو منتقل کر دیا جائے گا (تہذیب التہذیب از ابن حجر عسقلانی)-

وائے شومئی قسمت بنو عباس نے بنو حسن کو پر فریب دھوکہ دیا- بنو حسین اس کو بھانپ گئے اور بنو عباس کے جھانسے میں نہیں آئے- حجاز میں شیعان بنو حسن نے مجتمع ہو کا بنو عباس کی مدد کی اور بنو امیہ کے گورنروں کو قتل کیا- پوری اسلامی مملکت میں بغاوت ہوئی اور دمشق میں جامع الاموی تک میں قتل کیے گئے- بنو عباس غالب آئے اور انہوں نے اقتدار بنو حسن کو منتقل کرنے سے انکار کر دیا- محمد بن عبد اللہ روپوش ہوئے اور پھر خروج کیا اور قتل ہوئے- اس پر تفصیلی کلام راقم کی کتاب روایات ظہور المہدی میں ہے

کتاب منکرین حدیث کی مغالطہ انگیزیوں کے علمی جوابات از جلال الدین قاسمی تحقیق و تخریج محمد ارشد کمال میں امام مہدی کی روایات رد کرنے والوں کا ذکر ہے

> ظہورِ مہدی اسلامی عقیدے کا ایک جزو ہے۔ اس کے بارے میں احادیث نبویہ تواتر کے درجے تک پہنچ چکی ہیں۔ حوت بیروتی، رشید رضا، فرید وجدی وغیرہ اور مشہور مستشرق گولڈزیہر جیسے لوگوں نے ظہور مہدی کا انکار کیا ہے۔ انھوں نے بڑے شدومد کے ساتھ اس کی تردید کرنے کی کوشش کی ہے۔

راقم کہتا ہے معروف مسلمان علماء میں سے بھی بعض نے ان روایات کا انکار کیا ہے مثلا

امام الشافعی روایات مہدی کا انکار کرتے تھے

امام الشافعی نے ایک روایت بیان کی جو کتاب حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء از أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مہران الأصبہانی (المتوفى: 430ھ) میں بیان ہوئی ہے – پہلے اس روایت کو دیکھتے ہیں

حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ نُوحٍ الطَّلْحِيُّ ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا أَبُو الْحَرِيشِ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ». غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ، لَمْ نَكْتُبْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الشَّافِعِيِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

امام مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيّ، عَنْ مُحَمَّد بْنِ خَالِد الْجَنَدِيّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِح، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَس بْنِ مَالك نے **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ … کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ کے** – امام حسن بصری کی غریب حدیث ہے اس کو ہم نے صرف امام الشافعی سے لکھا ہے

یہ روایت ابن ماجہ میں بھی ہے۔ سنن ابن ماجہ ح ۴۰۳۹ پر تعلیق میں محمد فؤاد عبد الباقي لکھتے ہیں

وخلاصة ما نقل عن الحافظ عماد الدين بن كثير أنه قال هذا حديث مشهور بمحمد بن خالد الجندي الصناني المؤذن شيخ الشافعي. وروى عنه غير واحد أيضا. وليس هو بمجهول. بل روى عن ابن معين أنه ثقة

اور خلاصہ جو نقل کیا جاتا ہے امام ابن کثیر سے کہ انہوں نے کہا یہ حدیث مشہور ہے محمد بن خالد الجندي الصناني المؤذن شيخ الشافعي سے – *ان سے ایک سے زائد لوگوں نے اس کو روایت کیا ہے اور یہ مجھول نہیں ہے بلکہ ان کو ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے*

امام السجزی المتوفی ۳۶۳ ہجری نے کتاب مناقب الشافعی میں مہدی کی امام الشافعی کی اس روایت کا ذکر کیا

أخبرني محمد بن عبد الرحمن الهمذاني ببغداد, حدثنا محمد بن مخلد -[و] وهو العطار-, حدثنا أحمد بن محمد بن المؤمل العدوي, قال: قال لي يونس بن عبد الأعلى: ((جاءني رجلٌ قط وخطه الشيب سنة ثلاث عشرة -[يعني ومئتين]- عليه مبطنةٌ [وأزيرٌ] , وسألني عن حديث الشافعي, عن محمد بن خالد الجندي: لا يزداد الأمر إلا شدةً, فقال لي: من محمد بن خالد الجندي؟ فقلت: لا أدري. فقال [لي] : هذا مؤذن الجند وهو ثقةٌ. فقلت له: أنت يحيى بن معين؟ فقال: نعم. [فقلت له: حديث ابن وهب؟ فقال: ثقة وكان فيه تساهلٌ]))

یونس بن عبد الأعلی نے کہا ایک شخص ... آیا اور امام شافعی کی حدیث عن محمد بن خالد الجندي (**کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ کے**) پر مجھ سے سوال کیا میں نے کہا یہ محمد بن خالد کون ہے ؟ اس نے کہا پتا نہیں- میں نے اس شخص سے کہا یہ موذن الجند کا اور یہ ثقہ ہے میں نے اس سے یہ کہا کہ کیا تم ابن معین ہو؟ اس نے کہا ہاں[1]

---

[1]

یہ روایت صحیح ہے
امام الذہبی نے میزان میں اس روایت کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے
ذكره ابن الصلاح في أماليه، ثم قال: محمد بن خالد شيخ مجهول.

قلت: قد وثقه يحيى بن معين.

ابن الصلاح نے ... کہا ہے کہ محمد بن خالد مجھول ہے میں کہتا ہوں اس کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے
کتاب ذيل ديوان الضعفاء والمتروكين میں الذھبی نے محمد بن خالد الجندي کو صدوق معروف قرار دیا ہے

کتاب پیشین گوئیوں کی حقیقت ص۱۰۷ میں مبشر حسین لاہوری نے دعوی کیا کہ الذہبی نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے جبکہ یہ دعوی باطل ہے

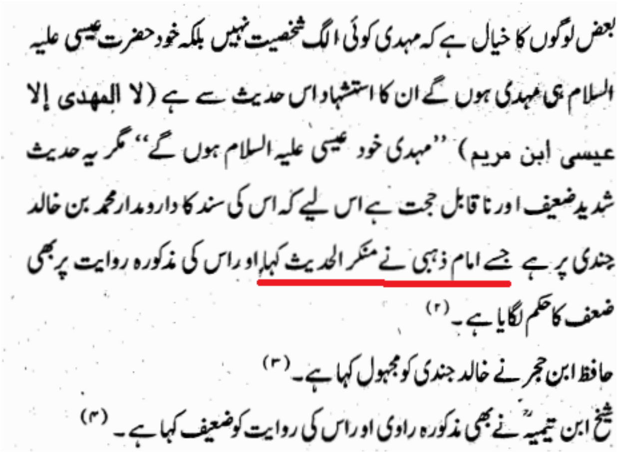
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مہدی کوئی الگ شخصیت نہیں بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام ہی مہدی ہوں گے ان کا استشہاد اس حدیث سے ہے (لا المهدي إلا عيسى ابن مريم) ''مہدی خود عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے'' مگر یہ حدیث شدید ضعیف اور نا قابل حجت ہے اس لیے کہ اس کی سند کا دار و مدار محمد بن خالد جندی پر ہے جسے امام ذہبی نے منکر الحدیث کہا اور اس کی مذکورہ روایت پر بھی ضعف کا حکم لگایا ہے۔(۲)
حافظ ابن حجر نے خالد جندی کو مجہول کہا ہے۔(۳)
شیخ ابن تیمیہؒ نے بھی مذکورہ راوی اور اس کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔(۴)

البتہ میزان میں الذھبی نے اس روایت کی بعض علتوں کا ذکر کیا کہ کہا جاتا ہے يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى کا سماع امام الشافعی سے نہیں –
اسی طرح سیر الاعلام میں لکھا
تَفَرَّدَ بِهِ يُوْنُسُ بنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَحَدُ الثِّقَاتِ وَلَكِنَّهُ مَا أَحْسِبُهُ سَمِعَهُ مِنَ الشَّافِعِيِّ
اس روایت میں یونس بن عبد الاعلی کا تفرد ہے .. ہمیں نہیں لگتا اس نے شافعی سے سنا ہے
کتاب معجم الشيوخ الكبير للذهبي میں الذھبی نے یہ دعوی کیا

لَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُ يُونُسَ
یہ روایت صرف یونس سے اتی ہے

راقم کہتا ہے یہ کون سا اصول ہے   باوجود اس کے کہ اس نے روایت میں حدثنا الشافعي بولا ہے – لیکن اس کے باوجود اس روایت کی وجہ سے اس کا سماع نہیں مانا جاتا
راقم کہتا ہے المزنی نے بھی اس کو امام الشافعی سے روایت کیا ہے – کتاب جامع بيان العلم وفضله کی سند ہے

وَهَذَا الْحَدِيثُ حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، نا الْمَيْمُونُ بْنُ حَمْزَةَ الْحُسَيْنِيُّ بِمِصْرَ نا الطَّحَاوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُزَنِيُّ، نا الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ»

کتاب سير أعلام النبلاء کی تعلیق میں الشیخ شعيب الأرناؤوط نے الذھبی کے دعوی کے رد میں لکھا
قد صرح الرواة عن يونس بأنه قال: " حدثنا " الشافعي أسنده من طريقين، وفيه التصريح بالتحديث.
راویوں نے صراحت کی ہے یونس سے کہ اس نے کہا حدثنا اس میں اسناد میں دو طرق ہیں اور ان میں تحدیث کی تصریح ہے

شعیب نے مزید لکھا زيد بن السكن، وعلي بن زيد اللحجي نے بھی الجندی سے روایت کیا ہے یعنی یہ مجھول نہیں ہے
راقم کہتا ہے الإرشاد في معرفة علماء الحديث از الخلیلی میں یہ روایت موجود ہے اور الخلیلی نے کہا ہے

وَيَرْوِيهِ مُفَضَّلٌ الْجَنَدِيُّ , عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ اللَّحْجِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ

اور اس کو علی بن زیاد نے بھی الجندی سے روایت کیا ہے

طبقات الشافعية الكبرى میں السبکی نے لکھا

وَقيل إِن الشَّافِعِي تفرد بِهِ عَن مُحَمَّد بن خَالِد الجندي وَلَيْسَ كَذَلِك إِذْ قد تَابعه عَلَيْهِ زيد بن السكن وعَلى بن الزيد اللحجي فروياه عَن مُحَمَّد بن خَالِد وَتكلم جمَاعَة فِي هَذَا الحَدِيث وَالصَّحِيح فِيهِ أَن الجندي تفرد بِهِ

اور کہا جاتا ہے کہ شافعی کا محمد الجندی سے روایت میں تفرد ہے لیکن ایسا نہیں ہے اس کی متابعت کی ہے زید بن السکن وعَلى بن الزيد اللحجي جنھوں نے اس کو محمد بن خالد سے روایت کیا ہے اور ایک جماعت نے اس روایت پر کلام کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس میں الجندی کا تفرد ہے

سبکی نے مزید لکھا

وَأَنا أَقُول قد صرح الرواة عَن يُونُس بِأَنَّهُ قَالَ حَدثنَا الشَّافِعِي

اور میں کہتا ہوں یونس سے روایت کرنے والے راویوں نے صراحت کی ہے کہ اس نے حَدثنَا الشافعی کہا ہے

اس روایت کو غلط ثابت کرنے کے لئے لوگوں نے خواب بھی بیان کیا تاریخ دمشق میں ہے

قال أبو الحسن علي بن عبد الله الواسطي: رأيت محمد بن إدريس الشافعي في المنام، فسمعته يقول: كذب علي يونس في ديث الجندي، حديث الحسن عن أنس عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في المهدي. قال الشافعي: ما هذا من حديثي ولا حدثت به، كذب علي يونس

ابو الحسن الواسطی نے کہا : میں نے خواب میں امام الشافعی کو دیکھا میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے مجھ پر یونس نے جھوٹ بولا الجندی کی حدیث میں ، حديث حسن عن أنس عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في المهدي- شافعی نے کہا یہ میری حدیثوں میں سے نہیں ہے – مجھ پر یونس جھوٹ بولتا ہے

بہت خوب امام الشافعی تو عالم الغیب تھے ؟ یونس ہی نہیں المزنی نے بھی اس کو شافعی سے روایت کیا ہے

الذھبی میزان میں کہتے ہیں: أبان بن صالح صدوق، وما علمت به بأسا، لكن قيل: إنه لم يسمع من الحسن
ابان صدوق ہے لیکن اس کا سماع کہا جاتا ہے حسن بصری سے نہیں ہے
راقم کہتا ہے الذھبی نے خود صیغہ تمریض استعمال کر کے اس بات پر جزم کا اظہار نہیں کیا- المعجم الکبیر از طبرانی میں ابان نے حسن بصری سے سماع کی صراحت کی ہے روایت ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ الْمِصْرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيِّ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ صَالِحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ، يَقُولُ: سَأَلْتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، قُلْتُ: فِيكَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الرُّخْصَةِ، فَكَيْفَ صَنَعْتَ؟، قَالَ: «ذَبَحْتُ شَاةً»

امام حاکم نے اس روایت کو ضعیف قرار دینے کے لئے ایک اورسند کا ذکر کیا – مستدرک الحاکم میں اس روایت کے تحت لکھا
قَالَ صَامِتُ بْنُ مُعَاذٍ: عَدَلْتُ إِلَى الْجَنَدِ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ مِنْ صَنْعَاءَ، فَدَخَلْتُ عَلَى مُحَدِّثٍ لَهُمْ فَطَلَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَدْ رُوِيَ بَعْضُ هَذَا الْمَتْنِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَامِتُ بْنُ مُعَاذ نے کہا میں ... صَنْعَاءَ میں دو دن رہا پھر ایک محدث کے پاس گیا اس حدیث کو لینے تو اس کے پاس پایا کہ سند تھی مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اور بعض نے اس کو اس متن کے ساتھ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کیا ہے پھر امام حاکم نے سند دی جس کو الذھبی نے صحیح کہا

فَحَدَّثْنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، رَحِمَهُ اللَّهُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا مُبَارَكٌ أَبُو سُحَيْمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «لَنْ يَزْدَادَ الزَّمَانُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ....

راقم کہتا ہے یہ مجھول محدث کون تھا جس کے پاس سند میں ابان بن أَبِي عَيَّاشٍ تھا پہلے اس کا نام بتایا جائے یقینا کوئی ضعیف ہو گا اسی لئے اس کو ایک محدث کہا گیا ہےدوم امام حاکم اور الذھبی نے توحد ہی کر دی دوسری سند جو دی

ہے اس میں مُبَارَكُ أَبُو سُحَيْمٍ متروك الحديث ہے – کیا علم جرح و تعدیل کے ائمہ سے یہ چھپا رہ گیا یا امام شافعی کو عقیدہ مہدی کا انکاری نہ کہا جائے انہوں نے تلبیس کو جائز سمجھا ؟ کیا کہا جائے اس اسراف پر

ابن ماجہ کی تعلیق میں شعیب الأرنؤوط لکھتے ہیں

بأن صامت ابن معاذ رواها عن رجل من الجَنَد (بلد محمّد بن خالد)، عن محمّد بن خالد الجَنَدي، عن أبان بن أبي عياش، عن الحسن البصري، عن النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -. قال الذهبي: فانكشف ووهى. قلنا: لأن أبان بن أبي عياش متروك الحديث،

راقم یہی پوچھ رہا ہے کہ رجل من الجند کون مجهول محدث ہے ؟ اس کا جواب کوئی دے

كتاب بيان خطأ من أخطأ على الشافعي میں البیہقی نے لکھا:

أَحْمَدَ بْنَ سِنَانٍ يَقُولُ، كُنْتُ عِنْدَ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ جَالِسًا فِي مَسْجِدِهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحٌ جَزْرَةُ، وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يُذَاكِرُهُ حَتَّى ذَكَرَ الْحَسَنَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى» قَالَ: بَلَغَنِي عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ رَوَاهُ، وَالشَّافِعِيُّ عِنْدَنَا ثِقَةٌ

أَحْمَدَ بْنَ سِنَانٍ نے کہا ہم امام یحیی بن معین کے پاس تھے مسجد میں بیٹھے ہوئے پس آنے اور ان سے حدیث حسن بصری عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر مذاکرہ کیا کہ کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ کے – ابن معین نے کہا ہم تک پہنچا ہے کہ شافعی نے اس کو روایت کیا ہے اور شافعی ہمارے نزدیک ثقہ ہیں

اس پر بیہقی نے لکھا : وَهَذَا الْحَدِيثُ إِنْ كَانَ مُنْكَرًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَانَ الْحَمْلُ فِيهِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، فَإِنَّهُ شَيْخٌ مَجْهُولٌ لَمْ يُعْرَفْ بِمَا تَثْبُتُ بِهِ عَدَالَتُهُ

اس حدیث میں … مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ شیخ مجهول ہے

اس کے بعد بیہقی نے وہی بات کی جو امام حاکم نے صامت بن معاذ کے حوالے سے لکھی ہے لیکن بیہقی نے کہا

أَنَّ فِي صِحَّتِهَا عَنْهُ نَظَرٌ فَإِنَّهُ عَنْ مُحَدِّثٍ مَجْهُولٍ

اس (صَامِتُ بْنُ مُعَاذٍ کی خبر) کی صحت پر نظر ہے کیونکہ اس میں محدث مجهول ہے

ابن کثیر نے کتاب **النهاية في الفتن والملاحم** میں لکھا

فَإِنَّهُ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ بِمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ الصَّنْعَانِيِّ الْمُؤَذِّنِ شيخ الشافعي، وقد روى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَيْضًا وَلَيْسَ هُوَ بِمَجْهُولٍ كَمَا زَعَمَهُ الْحَاكِمُ، بَلْ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ وَثَّقَهُ، وَلَكِنْ مِنَ الرُّوَاةِ من حدث به عنه أبان عن أَبِي عَيَّاشٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مُرْسَلًا، وَذَكَرَ شَيْخُنَا فِي التَّهْذِيبِ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ رَأَى الشَّافِعِيَّ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ يَقُولُ: كَذَبَ عَلَيَّ يونس بن عبد الأعلى الصدفي ويونس مِنَ الثِّقَاتِ لَا يُطْعَنُ فيه بِمُجَرَّدِ مَنَامٍ، وهذا الحديث فيما يظهر بادىء الرأي مخالف للأحاديث التي أوردناها في إثبات أن المهدي غَيْرِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، إِمَّا قَبْلَ نُزُولِهِ فظاهر والله أعلم

یہ حدیث مشہور ہے محمد بن خالد الجندی ، شیخ شافعی سے اور اس کو ایک سے زائد نے ان سے روایت کیا ہے اور یہ مجهول نہیں جیسا کہ حاکم کا دعوی ہے بلکہ اس ابن معین سے روایت کیا ہے اور یہ ثقہ ہے – لیکن جن راویوں نے اس کو روایت کیا ہے ان میں ابان بن عیاش ہے جس نے حسن بصری سے مرسل روایت کیا ہے – اور ہمارے شیخ المزی نے

تہذیب الکمال میں ذکر کیا بعض سے کہ انہوں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ یونس نے جھوٹ بولا اور یونس کو ایک مجرد خواب کی بنا پر جھوٹا نہیں کہا جا سکتا- اور یہ حدیث بادی رائے میں ان احادیث کی مخالف ہے جو مہدی کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں جن میں ہے کہ المہدی ، عیسی نہیں ہے بلکہ عیسی کے نزول سے قبل ہے و اللہ اعلم

الغرض یہ قول امام الشافعی سے ثابت ہے – امام ابن معین نے اس کا اقرار کیا ہے

ابن تیمیہ نے کتاب منهاج السنة میں دعوی کیا کہ

وقد قيل إن الشافعي لم يسمعه من الجندي

اور کہا جاتا ہے شافعی نے خالد الجندی سے نہیں سنا

ابن تیمیہ نے اس طرح امام الشافعی کو مدلس قرار دے دیا-

لیکن ابن تیمیہ کے ہم عصر شوافع نے اس کے خلاف لکھا مثلا كتاب السلوك في طبقات العلماء والملوك میں محمد بن يوسف بن يعقوب، أبو عبد الله، بهاء الدين الجَنَدي اليمني (المتوفى: 732هـ) اصحاب امام شافعی میں لکھتے ہیں

وَمِنْهُم عَليّ بن عبد الله بن جَعْفَر الْمَدِينِيّ وَهُوَ مَعْدُود فِي أَصْحَاب الإِمَام الشَّافِعِي كتب عَن الشَّافِعِي كتاب الرسَالَة وَحمله إِلَى عبد الرَّحْمَن بن الْمهْدي فأعجب بِهِ نرجع حينئذ إِلَى ذكر عُلَمَاء الْيمن الْمَوْجُودين فِي طبقَة عبد الرَّزَّاق فَمن أهل الْجند مُحَمَّد بن خَالِد وَهُوَ أحد شُيُوخ الشَّافِعِي وروى عَنهُ مَا رَوَاهُ عَن أبان بن صَالح عَن الْحسن عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم لَا يزْدَاد الْأَمر إِلَّا شدَّة وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إدبارا وَلَا النَّاس إِلَّا شحا وَلَا تقوم السَّاعَة إِلَّا على شرار النَّاس وَلَا مهْدي إِلَّا عِيسَى بن مَرْيَم قَالَ ابْن سَمُرَة روى هَذَا الْخَبَر عَن الشَّافِعِي يُونُس بن عبد الْأَعْلَى أحد أَصْحَابه وَلِهَذَا خرجه الْقُضَاعِي فِي كتاب الشهَاب وَكَانَ بعض الْفُقَهَاء يسْتَدلّ على أَن الشَّافِعِي دخل الْجند كَمَا دخل صنعاء بروايته عَن هَذَا مُحَمَّد بن خَالِد

اور ان میں سے علی بن عبد اللہ بن جعفر المدینی ہیں اور وہ ان چند اصحاب الشافعی میں سے ہیں جنھوں نے کتاب الرسالہ امام شافعی سے لکھی اور اس کو عبد الرحمان بن مہدی نے لیا اور پسند کیا پس اب ہم اتے ہیں علماء الیمن کے ذکر پر جو عبد الرزاق کے دور کے ہیں ان میں اہل الجند میں ہیں محمد بن خالد اور یہ امام شافعی کے شیوخ میں سے ہیں اور ان سے روایت کرتے ہیں جو انہوں نے ابان بن صالح سے روایت کیا ہے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ... کہ کوئی مہدی نہیں سوائے عیسی کے – ابن سمرہ نے کہا : یہ خبر امام شافعی سے یونس نے روایت کی ہے جو ان کے اصحاب میں سے ایک ہیں اور اس وجہ سے الْقُضَاعِي نے اس کی تخریج کتاب الشھاب میں کی اور اس سے بعض فقہاء نے دلیل لی ہے کہ امام شافعی الجند یمن میں داخل ہوئے جیسے صنعاء میں داخل ہوئے محمد بن خالد کی اس روایت کی بنا پر

یعنی شوافع نے محمد بن خالد کو مجھول قرار نہیں دیا - اس کے برعکس أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الآبِرِيُّ نے کتاب مناقب الشافعی میں لکھا تھا

مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ عِنْدَ أَهْلِ الصِّنَاعَةِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ

یہ روایت صحیح ہے (تفصیل حاشیہ میں ہے) لیکن اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام شافعی کسی مہدی کے منتظر نہیں تھے

حسن بصری : مہدی ، عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے تھے

محمد بن خالد غیر معروف ہے

لیکن الذہبی (جو شوافع میں سے ہیں) نے کہا ہے ابن معین نے کہا یہ شخص ثقہ ہے

منہاج السنة میں ابن تیمیة نے یہ دعوی بھی کیا

وَالشَّافِعِيّ رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، يُقال لَهُ: مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الجَنَدِي، وَهُوَ مِمَّنْ لَا يُحْتَجُّ بِهِ

اور شافعی نے یمن کے ایک شخص جس کو محمد بن خالد الجندی کہا جاتا ہے اس سے روایت کیا ہے جو نا قابل دلیل ہے

راقم کہتاہے محمد بن خالد الجندی پر یہ جرح غیر مفسر ہے - اور شوافع کے طبقات لکھنے والوں کے نزدیک یہ امام شافعی کے شیوخ میں سے ہے اس کو ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے اور الذہبی نے اس کا اعتراف کیا ہے

لہذا اس روایت میں بیان کردہ علتیں رفع ہوئیں اول : محمد بن خالد الجندي ثقہ ہے معروف ہے - دوم ابان کا سماع حسن بصری سے ہے - سوم : يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى کا سماع امام الشافعی سے ہے اور اس کو روایت کرنے میں یونس منفرد نہیں ہے
ہرچند بعض شوافع نے کوشش کی کہ کسی طرح اس میں مجھول راوی ثابت کیا جائے لیکن جیسا کہ ہم نے ان کے دلائل کا جائزہ لیا وہ صحیح نہیں ہیں

ابن قیم نے المنار المنیف میں اس روایت کو رد کیا لیکن یہ بھی لکھا

وَالنَّصَارَى تَنْتَظِرُ الْمَسِيحَ عيسَى ابن مَرْيَمَ وَلا رَيْبَ فِي نُزُوله وَلَكِنْ إِذَا نَزَلَ كَسَرَ الصَّلِيبَ وَقَتَلَ الْخِنْزِيرَ وَأَبَادَ الْمِلَلَ كُلَّهَا سِوَى مِلَّةِ الإِسْلامِ. وَهَذَا مَعْنَى الْحَدِيثِ "لا مَهْدِيَّ إِلا عِيسى ابن مريم".

اور نصرانی مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے منتظر ہیں اور ان کے نزول میں شک نہیں ہے اور وہ صلیب توڑ دیں گے ... اور یہ مطلب ہے حدیث کا کہ کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ کے

کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ»

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ»

حسن بصری کہتے مہدی، عیسیٰ ہیں

ان اقوال کی اسناد صحیح ہیں

اسی کتاب کے مطابق حسن بصری کہتے

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا أَبُو قَبِيصَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ: «مَا أَرَى مَهْدِيًّا، فَإِنْ كَانَ مَهْدِيٌّ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ»

أَبُو قَبِيصَةَ کہتے ہیں حسن بصری سے مہدی سے متعلق سوال ہوا تو کہا میں کوئی مہدی نہیں دیکھتا - اگر کوئی ہے تو وہ عمر بن عبد العزیز ہیں

اس کی سند میں شلان بن قبیصة ہے جو ضعیف ہے

اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ عیسیٰ کو ہی مہدی کہتے

کتاب السنن الواردة فی الفتن وغوائلها والساعة وأشراطها از عثمان بن سعید بن عثمان بن عمر أبو عمرو الدانی (المتوفی: 444هـ) کے مطابق

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحمَنِ بْنُ عُثْمَانَ الْقُشَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ أَصْبَغَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: " كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُونَ: الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ "

ابراہیم النخعی کہتے اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے عیسیٰ ہی مہدی ہیں

محدث وَكِيعٌ امام مہدی کی کسی بھی روایت کو صحیح نہ کہتے؟

امام احمد کتاب العلل میں کہتے ہیں محدث وَكِيعٌ نے کہا

وَكِيعٌ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي الْمَهْدِيِّ بِحَدِيثٍ أَصَحَّ مِنْ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ يَنْقُصُ الْإِسْلَامُ حَتَّى لَا يَقُولَ أَحَدٌ اللهُ وَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ اسْمَ أَمِيرِهِمْ وَمُنَاخَ رِكَابِهِمْ

وَکیع نے کہا میں نے مہدی سے متعلق کوئی حدیث اس سے زیادہ صحیح نہ سنی

حَدَّثَنَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ نے کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا: اسلام میں نقص آئے گا یہاں تک کہ کوئی اللہ اللہ نہ کہے گا اور وَکیعؒ نے کہا نہ تو میں ان کے امیر کا نام جانتا ہوں نہ رکاب والے کو

یعنی وَکیع کے نزدیک مہدی سے متعلق کوئی روایت بھی صحیح نہیں- پھر وَکیع نے مہدی سے متعلق دو روایات کو رد کیا جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے[2]

---

2 حدیث سنن ابن ماجہ نمبر 4049

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرُسُ
الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا، فَقَالَ لَهُ صِلَةُ مَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ، وَلَا صِيَامٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ يَا صِلَةُ تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثًا

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام ایسا ہی پرانا ہو جائے گا جیسے کپڑے کے نقش و نگار پرانے ہو جاتے ہیں، حتی کہ یہ جاننے والے بھی باقی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ و زکاۃ کیا چیز ہے؟ اور کتاب اللہ ایک رات میں ایسی غائب ہو جائے گی کہ اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہ جائے گی ، اور لوگوں کے چند گروہ ان میں سے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں باقی رہ جائیں گے، کہیں گے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یہ کلمہ لا إله إلا الله کہتے ہوئے پایا، تو ہم بھی اسے کہا کرتے ہیں ۔ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا جب انہیں یہ نہیں معلوم ہو گا کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ و زکاۃ کیا چیز ہے تو انہیں فقط یہ کلمہ لا إله إلا الله کیا فائدہ پہنچائے گا؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا، پھر انہوں نے تین بار یہ بات ان پر دہرائی لیکن وہ ہر بار ان سے منہ پھیر لیتے، پھر تیسری مرتبہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے صلہ یہ کلمہ ان کو جہنم سے نجات دے گا، اس طرح تین بار کہا

تاریخ دمشق از ابن عساکر کے مطابق

قال أبو جعفر بن أبي شيبة ولم يسمع ربعي من عبد الله

ابن ابی شیبہ نے کہا ربعي نے عبد اللہ ابن مسعود سے نہیں سنا

حذيفة بن اليمان العبسي الغطفاني القيسي، صحابي کی وفات سن ٣٦ میں مدائن میں ہوئی

أور ابن مسعود کي سن ٣٢ میں وفات ہوئی

دونوں کی وفات میں ٤ سال کا فرق ہے اور ممکن ہے کہ اس دوران سنا ہو لیکن بعض محدثین کی رائے میں ربعي کا سماع حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے

.وزاد المناوي في " فيض القدير" أن ابن حجر يقول: إن أبا حاتم أعله بأن ربعي بن حراش لم يسمعه من حذيفة

فيض القدير ٢ / ٥٦. میں مناوی نے ایک دوسری روایت پر لکھا ہے کہ .... ابی حاتم نے اس روایت میں علت کا ذکر کیا ہے کہ ربعي بن حراش نے حذيفة سے نہیں سنا

عقیلی نے ایک سند الضعفاء الکبیرمیں دی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشِ نے اصحاب حُذَيْفَةَ سے سنا نہ کہ حُذَيْفَةَ سے براہ راست

علل ابی حاتم میں ایک روایت جو رِبْعِيَ بْنِ حراش عَنْ حُذَيفة کی سند سے ہیں ان میں علت بتائی گئی ہے کہ یہ اصل میں رِبْعِيِّ بْنِ حراش عَنْ حُذَيفة سے نہیں بلکہ رِبْعِيِّ بْنِ حِراش عَنْ ابو مسعود سے ہے

قال أَبُو زُرْعَةَ: الصَّحيحُ: عَنِ رِبْعِيٍّ، عن أَبِي مسعود سے ہیں

معلوم ہوا کہ بعض محدثین اس کے قائل ہیں کہ ربعی کا سماع حذیفہ سے نہیں ہے

البتہ بعض نے اس کا انکار بھی کیا ہے

لیکن غور کرنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ سنن ابن ماجہ کی روایت کا متن منکر ہے جس کی کوئی اور وجہ نہیں سوائے اس کے کہ ربعی نے یہاں تدلیس کی ہے

محدث عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ کے نزدیک مہدی پر کوئی مرفوع حدیث صحیح نہیں

کتاب المنتخب من علل الخلال از ابن قدامة المقدسي (المتوفى: 620ھ) کے مطابق

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرٍ: ثنا حَامدُ بْنُ يَحْيَى: ثنا سُفْيَانُ: ثنا عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَد، أَنَّهُ سَمعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لا تَذْهَبَ الأَيَّامُ وَاللَّيَالِي، حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ منَّا أَهْلَ الْبَيْت غُلامًا، لَمْ يَلْبِس الفتنَ وَلَمْ تلبسه الْفِتَنُ، كَمَا فَتَحَ اللَّهُ بِنَا هَذَا الأَمْرَ فَأَرْجُو أَنْ يختمهُ بِنَا -". قَالَ أَبُو مَعْبَد: قلتُ لابْنِ عَبَّاسٍ: عجزتْ عَنْهَا شُيوخُكُمْ ويرجُوهَا شَبَابُكُمْ؟ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يفعلُ مَا يشاءُ

فَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ حَامِدَ بْنَ يَحْيَى، قَالَ: قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ: أَيُّ حَدِيثِ أَصَحُّ فِي الْمَهْدِيِّ؟.

قَالَ: أصحُّ شيءٍ فِيهِ عِنْدِي: حَدِيثُ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

أَبُو مَعْبَد کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے سنا کہا میں یہ امید نہیں کرتا کہ دن و رات بیت نہ جائیں گے یہاں تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک لڑکا نکلے گا جس کو فتنہ نہ پہنچے گا نہ وہ اس میں مبتلا ہو گا جیسا اللہ نے امر کو ہمارے لئے کھول دیا اسی طرح امید ہےکہ وہ ختم کرے گا- أَبُو مَعْبَد نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اپ بوڑھوں سے عاجز ہوئے اور جوانوں کی بات کر رہے ہیں ؟ ابن عباس نے کہا اللہ جو چاہے کرے

پس میں نے مُحَمَّدَ بْنَ عُمَيْرٍ سے سنا کہا اس نے حَامِدَ بْنَ يَحْيَى سے سنا اس نے کہا مجھ سے أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نے کہا کہ میں نے عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ سے پوچھا کہ مہدی کی کون سی حدیث صحیح ہے ؟ تو عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ نے کہا میرے نزدیک اس میں سب سے صحیح چیز وہ حدیث ہے جو ابی معبد سے ابن عباس سے ہے

یعنی عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ کے نزدیک مہدی سے متعلق کوئی بھی مرفوع حدیث صحیح نہیں تھی اور جو سب سے صحیح بات تھی وہ ابن عباس کا ایک قول تھا جو ان کا ذاتی گمان ہے کہ کبھی تو اہل بیت میں بھی خلافت آئے گی- یہ بنو عباس کے آنے پر ہو چکا

اس روایت کے مطابق مہدی ایک لڑکا ہے –اس کو معنوی انداز میں کتاب الفتن میں ابو نعیم نے روایت کر کے کہا وہ شاب یعنی جوان ہو گا

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ شَابٌّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ» ، قَالَ: قُلْتُ: عَجَزَ عَنْهَا شِيوخُكُمْ وَيَرْجُوهَا شَبَابُكُمْ؟ قَالَ: «يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءَ»

ابی معبد نے ابن عباس سے روایت کیا فرمایا مہدی ہم اہل بیت کا جوان ہے – ابو معبد نے کہا اہل بیت کے بوڑھوں کو جوان کیا جائے گا یا ان میں سے جوان ہو گا؟ ابن عبّاس نے کہا: اللہ جو چاہے گا کرے گا

لیکن عبد الهادی نے کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں لکھا

10- وعن السميط قال : اسمه اسم نبي، وهو ابن إحدى أو اثنتين وخمسين، يقوم على الناس سبع سنين، وربما قال: ثمان سنين.)

أخرجه ابو عمرو الداني وهو صحيح الاسناد الى السميط.

(ترجمہ: سمیط کہتے ہیں: ان کا نام نبی کا نام ہوگا، وہ اکیاون یا باون سال کے ہوں گے، وہ سات یا آٹھ سال تک حکومت کریں گے) ۔ یہ روایت أبو عمرو الدانی کی ہے اور اس کی سند سمیط تک صحیح ہے۔

۵۲ سال کا ایک پختہ عمر کا شخص کو جوان نہیں کہا جاتا

اصلا سُمَیْطٍ کو یہ قول کعب الاحبار سے ملا - کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ سُمَيْطٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ ابْنُ أَحَدٍ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ سَنَةً»

سُمَیْطٍ نے کہا کعب نے کہا مہدی ۵۱ یا ۵۲ سال کی عمر کا ہے

اب البستوی کا تبصرہ کتاب المہدی المنتظر ص ۲۲۹ پر دیکھیں

وقوله: «هو ابن إحدى أو اثنتين وخمسين سنة» رواه نعيم بن حماد أيضاً عن طريق عمران بن حدير «عن سميط. عن كعب» من قوله ورجاله فوق نعيم ثقات غير أني ذكرته في قسم الضعيف من أجل نعيم، والسميط يروي عن كعب أيضاً كما ذكر الدارقطني في المؤتلف فالله أعلم هل ذكر كعب هنا وهم من نعيم أم أن السميط نفسه روى على الوجهين.

اور قول: وہ ۵۱ یا ۵۲ سال کا ہے اس کو نعیم بن حمادنے بھی روایت کیا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ سُمَيْطٍ، عَنْ كَعْبٍ کی سند سے اور نعیم سے اوپرکے رجال ثقه ہیں .. اس کو میں (البستوی)نے ضعیف کی قسم میں نعیم بن حماد کی وجه سے ذکر کیا ہے اور سُمَيْطٍ، کعب سے بھی روایت کرتا ہے جس کا ذکر دارقطنیٰ نے المولف میں کیا ہے الله کو معلوم ہے که یه وہاں کعب کا ذکر وہم ہے جو نعیم کی وجه سے یا سُمَيْطٍ کی وجه سے که اس کے دو طرق ہیں

یعنی جب معلوم ہو گیا کہ یہ کعب الاحبار کا قول تھا تو اس کو قبول نہیں کیا لیکن جب صرف **سُمَیط** بولے تو قبول ہے- یہی تو فساد عقل ہے کہ جب اپ پر ظاہر ہو گیا کہ **سُمَیط نے کعب سے اس کو لیا تھا تو یہ اسرائیلیات میں سے ہے**

لیکن اس سب سے آنکھیں بند کر کے عبد الہادی نے مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں اس کو بیان کیا

10- وعن السميط قال : اسمه اسم نبي، وهو ابن إحدى أو اثنتين وخمسين، يقوم على الناس سبع سنين، وربما قال: ثمان سنين.)

أخرجه ابو عمرو الداني وهو صحيح الاسناد الى السميط.

(ترجمہ: سمیط کہتے ہیں: ان کا نام نبی کا نام ہوگا، وہ اکیاون یا باون سال کے ہوں گے، وہ سات یا آٹھ سال تک حکومت کریں گے) ۔ یہ روایت أبو عمرو الدانی کی ہے اور اس کی سند سمیط تک صحیح ہے۔

امام النسائی کا روایات المہدی کا بائیکاٹ کرنا

كتاب المداوي لعلل الجامع الصغير وشرحي المناوي میں المناوی کہتے ہیں

ما رواه النسائي ولا خرج في سننه حديثا في أخبار المهدي قط.

امام النسائی نے نہ تو مہدی کی خبریں روایت کیں نہ ان کی تخریج اپنی سنن میں کی

نسائی نے سنن الکبری میں بھی مہدی سے متعلق کوئی روایت نہیں لکھی اور اسی طرح سنن نسائی میں بھی کوئی روایت نہیں لکھی- راقم نے نسائی کی تمام کتب میں تلاش کیا لیکن مہدی سے متعلق ایک روایت بھی نہیں ملی

قابل غور بات ہے کہ مہدی کی روایات کے راویوں کی توثیق پیش کرنے کے لئے نسائی کی آراء بھی پیش کی جاتی ہیں لیکن وہ المہدی کی شخصیت سے متعلق ایک روایت بھی بیان کرنا پسند نہیں کرتے تھے

عبد المحسن بن حمد بن عبد المحسن بن عبد الله بن حمد العباد البدر کتاب عقيدة أهل السنة والأثر في المهدي المنتظر میں نسائی کا ذکر کیا

ذكره السفاريني في لوامع الأنوار البهية والمناوي في فيض القدير وما رأيته في الصغرى ولعله في الكبرى.

کتاب لوامع الأنوار البهية میں السفاريني نے اور المناوی نے فیض القدیر میں کہا کہ نسائی نے بھی (مہدی کی روایات بیان کیں) لیکن میں نے اس کو سنن الصغری میں نہیں پایا اور ہو سکتا ہے یہ سنن الکبری میں ہوں

راقم کہتا ہے نہ سنن الکبری میں ہے نہ صغری میں اور نہ کسی اور کتاب میں

بعض محدثین مہدی کے منتظر تھے؟

کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَابْنُ ثَوْرٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، الْمَهْدِيُّ حَقٌّ هُوَ؟ قَالَ: «حَقٌّ» ، قَالَ: قُلْتُ: مِمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: «مِنْ قُرَيْشٍ» ، قُلْتُ: مَنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: «مَنْ بَنِي هَاشِمٍ» ، قُلْتُ: مَنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: «مَنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ» ، قُلْتُ: مَنْ أَيِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ قَالَ: «مَنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ»

عبد الہادی عبد الخالق مدنی نے کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں اسکا ترجمہ دیا ہے

(ترجمہ: قتادہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا: کیا مہدی کی بات برحق ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں، برحق ہے، میں نے پوچھا: وہ کن میں سے ہوگا؟ آپ نے کہا: قریش میں سے۔ میں نے کہا: قریش کے کس قبیلے سے؟ آپ نے کہا: بنوہاشم سے۔ میں نے پوچھا: بنوہاشم کی کس شاخ سے؟ آپ نے کہا: بنو عبدالمطلب سے۔ میں نے پوچھا: بنو مطلب کے کس خاندان سے؟ آپ نے کہا: فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا) ۔ یہ روایت نعیم بن حماد کی ہے اور اس کی سند مقطوعا حسن ہے۔

راقم کہتا ہے یہ قول قابل قبول نہیں کیونکہ ابو حاتم نے کہا

قَالَ أبُو حَاتِم مَا حدث معمر بن رَاشد بِالْبَصْرَةِ فَفِيهِ أغاليط وَهُوَ صَالح الحَدِيث

ابو حاتم نے کہا جو معمر نے بصرہ میں روایت کیا ہے اس میں غلطیاں ہیں

امام احمد نے اپنے بیٹے صالح سے کہا : معمر أخطأ بالبصرة معمر نے بصرہ میں غلطی کی ہے

یہ روایت معمر نے یمن میں عبد الرزاق سے بیان کی جس پر البزار کا قول التلخيص الحبير (347/3) میں نقل کیا جاتا ہے

جوّده معمر بالبصرة وأفسده باليمن فأرسله

معمر بصرہ میں تو اچھا تھا لیکن یمن میں روایات میں فساد کیا اور ان میں ارسال کیا

راقم کہتا ہے اس قول میں معمر کا تفرد ہے جو بصرہ میں انہوں نے سنا ہے جس پر محدثین میں ابی حاتم نے نشاندھی کی ہے کہ وہاں انہوں نے بہت غلطیاں کی ہیں

امام عقیلی نے اصل میں کیا کہا

کتاب الضعفاء الكبير میں امام عقیلی نے کہا

وَفِي الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ صَالِحَةُ الْأَسَانِيدِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنِّي رَجُلٌ، وَيُقَالُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي» فَأَمَّا مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ فَفِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ، كَمَا قَالَ الْبُخَارِيُّ وَالصَّحِيحُ قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَمَّا مُسْنَدٌ فَلَا

اور المہدی کے بارے میں اسناد میں (سب سے) صالح ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ میں سے ایک مرد نکلے گا اور کہا میرے اہل بیت میں سے اس کو میرے نام پر نام دیا جائے گا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہو گا— اور جہاں تک (روایت ہے) وہ فاطمہ کی اولاد ہو گا اس کی اسناد میں نظر ہے جیسا امام بخاری نے کہا اور اس میں صحیح قول سعید بن المسیب (المتوفی ۹۴ ہجری) کا ہے اور جہاں تک مسند قول (نبوی) ہے تو وہ صحیح نہیں

راقم کہتا ہے یہ بات صحیح ہے کہ سب سے صالح وہ ہے عاصم بن ابی النجود یا عاصم بن بهدلة کی سند سے ہے جس میں ہے کہ

جس کا نام وهی هو گا جو میرا هے اور اس کے باپ کا نام بھی وهی هو گا جو میرے باپ کا هے

لیکن عاصم کے بارے میں عقیلی نے **الضعفاء الکبیر میں** خود کہا ہے

عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ وَهُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ، وَفِي النَّفْسِ مَا فِيهَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نے کہا میں نے شعبہ سے سنا کہتے ہوئے حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ اور دل میں اس پر (تردد) ہے

یہ ہے کل کلام جو عقیلی نے عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ پر کیا ہے – اس میں ثقاہت کا ایک لفظ نہیں اور یہ کتاب جس میں ذکر ہوا یہ ضعیف راویوں پر ہے یعنی جس سند کو المہدی کے حوالے سے عقیلی نے سب سے صالح قرار دیا تھا اس کے مرکزی راوی پر انہوں نے خود شک کا اظہار کیا اور عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ کا شمار ضعیف راویوں میں کیا - اس کی ثقاہت پر ایک لفظ نہ لکھا اور نہ امام شعبہ کا رد کیا – شعبہ کے اس قول کو امام احمد نے بھی العلل ومعرفة الرجال میں نقل کیا

امام عقیلی سختی سے اس بات کا انکار کرتے کہ المہدی فاطمہ رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہو گا لہذا وہ کتاب الضعفاء الكبير

میں اس سے متعلق مشہور حدیث کو رد کرتے ہیں لکھتے ہیں

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ» وَفِي الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ جِيَادٌ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ بِخِلَافِ هَذَا اللَّفْظِ

أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہے – اور المہدی سے متعلق احادیث جیاد[3] ہیں اس کے علاوہ طرق سے ان الفاظ کے خلاف

یہ بات امام عقیلی کے نزدیک ثابت نہیں کہ المہدی فاطمہ کی نسل سے ہے اور اس سلسلے کی سب سے صالح سند عاصم بن بھدلہ کی تھی جس کا ذکر انہوں نے ضعیف راویوں میں کیا

اسی کتاب میں عقیلی نے روایت

الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلِهِ

المہدی ہم میں سے ہے اہل بیت میں سے اللہ اس کو ایک رات میں درست کرے گا

[3] حدیث جید کی تعریف متقدمین سے منقول نہیں ہے البتہ متاخرین میں ابن حجر وغیرہ کا اندازہ ہے کہ اس میں حدیث حسن یا صحیح ہو سکتی ہے یا جس سے دلیل لی جا سکتی ہو

کو بھی رد کیا

اس سے معلوم ہوا کہ عقیلی کے نزدیک المہدی سے متعلق سب سے صالح روایت[4] وہ ہے جو عاصم نے روایت کی اور یہ راوی ان کے نزدیک ضعیف ہے اور عقیلی اس بات کو رد کرتے کہ المہدی اہل بیت یا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے کوئی شخص ہے

مسند البزار میں ایک روایت کے تحت البزار لکھتے ہیں

وَقَدْ رُوِيَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَحَادِيثُ صَالِحَةٌ فِيهَا مَنَاكِيرُ

اور بے شک ان اسناد کے ساتھ صالح احادیث ہیں جن میں منکر احادیث ہیں

اس سے ظاہر ہے کہ محدثین کے نزدیک صالح سے مراد منکر روایت بھی ہے

طاؤس کا قول

اخبار مکہ از الازرقی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: " تَذَاكَرُوا الْمَهْدِيَّ عِنْدَ طَاوُسٍ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْحِجْرِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَهُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَ: لَا إِنَّهُ لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْعَدْلَ وَإِنَّ ذَلِكَ إِذَا كَانَ زِيدَ الْمُحْسِنُ فِي إِحْسَانِهِ وَحُطَّ عَنِ الْمُسِيءِ مِنَ إِسَاءَتِهِ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أَدْرَكْتُهُ وَعَلَامَتُهُ كَذَا وَكَذَا

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ المتوفی ١٣٢ ھ نے کہا میں نے طاؤس بن کیسان الیمانی المتوفی ١٠٦ ھ سے المهدي کا ذکر کیا جب وہ اپنے حجرے میں بیٹھے تھے -پوچھا اے ابو عبد الرحمان کیا یہ عمر بن عبد ألعزيز ہیں ؟ کہا نہیں وہ تو مکمل عدل کر ہی نہیں سکے اور یہ (عدل) تو تب (کامل) ہو گا جب احسان کرنے والا ، احسان میں زیادتی کرے، برائی کرنے والے کو چھوڑ دیا جائے اور میں چاہتا تھا ان کو پاؤں – ان کی علامت یہ یہ ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے طاؤس نے کہا

---

4 خیال رہے کہ غیر مقلدین صالح کا مفہوم بدلتے رہتے ہیں - جب سنن ابو داود اور ان کے مکہ والوں کی طرف خط کی بات ہوتی ہے جس میں ابو داود نے دعوی کیا تھا کہ ان کی کتاب سنن کی روایات صالح ہیں تو غیر مقلدین کہتے ہیں متقدمین کے نزدیک صالح سے مراد صحیح نہیں ہوتا بلکہ ابو داود کی مراد ہے صالح للاستشهاد والاعتبار، یعنی صالح روایت ضعیف ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف جب امام عقیلی مہدی کی روایات کو صالح کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہی لوگ صحیح لے لیتے ہیں

وَدِدْتُ أَنِّي لَا أَمُوتُ حَتَّى أُدْرِكَ زَمَانَ الْمَهْدِيِّ

میں چاہتا تھا کہ میں نہ مروں یہاں تک کہ المہدی کا دور دیکھوں

راقم کہتا ہے یہ قول محمد بن عبد اللہ المہدی بن حسن بن حسن بن علی کے لئے ہے- کیونکہ وہ قریشی، ہاشمی بنو فاطمہ میں سے تھے لہٰذا یہ مستقبل کے کسی مہدی کے لئے نہیں - محمد بن عبد اللہ المہدی بن حسن بن حسن بن علی، طاؤس اور ابراہیم بن میسرہ ہم عصر ہیں اور طاؤس ان سے ملنے کی خواہش رکھتے تھے

راقم کہتا ہے پتا نہیں انسان اپنی زندگی میں کیا چاہتا ہے کہ اس کو کچھ پسند نہیں آتا- عمر بن عبد العزیز کے عدل وانصاف کے بہت قصے ہیں لیکن امام مہدی کے سامنے وہ بھی پانی بھر رہے ہیں—آخر یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ ایسا کیا ہے جو عمر بن عبد العزیز نہیں کر سکے؟

ابن سیرین سے منسوب قول

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قِيلَ لَهُ: " الْمَهْدِيُّ خَيْرٌ أَوْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؟ قَالَ: «هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُمَا، وَيَعْدِلُ بِنَبِيٍّ

”علامہ ابن سیرینؒ سے پوچھا گیا کہ امام مہدیؒ زیادہ بہتر ہیں یا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما؟ تو ابن سیرین نے کہا کہ امام مہدیؒ ان دونوں سے زیادہ بہتر ہیں اور نبی کے برابر ہیں“

السری بن یحیٰی بن إیاس المتوفی ۱۶۷ھ نے ابن سیرین المتوفی ۱۱۰ھ سے روایت کیا ہے- اسی کتاب میں دوسری روایت ہے

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ ذَكَرَ فِتْنَةً تَكُونُ، فَقَالَ: «إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاجْلِسُوا فِي بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْمَعُوا عَلَى النَّاسِ بِخَيْرٍ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا» ، قِيلَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، خَيْرٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ: «قَدْ كَانَ يُفَضَّلُ عَلَى بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ

”جب فتنوں کا زمانہ آجائے تو تم اپنے گھروں میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ بہتر آدمی کے آنے کی خبر کا سن لو (پھر باہر نکلنا) لوگوں نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے بھی افضل کوئی شخص آئے گا؟ فرمایا کہ وہ تو بعض انبیاء پر فضیلت رکھتا ہوگا۔“

اس کی سند میں عبد اللہ بن شوذب اور ضَمرَة بن رَبِيعَة ہیں- دونوں ثقہ ہیں-

راقم تو بحث کر رہا تھا کہ امام مہدی کو رضی اللہ عنہ نہ لکھا جائے اور ابن سیرین سے منسوب اس بات سے تو بات یہاں تک چلی گئی کہ کوئی آنے والا ہے جو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ، انبیاء و رسل سے بھی بہتر ہے ! ! اللہ اللہ یہ کیسا جاہلانہ کلام ہے - اس منکر قول کو راقم انہی راویوں کے منہ پر مارتا ہے - ابن سیرین یہ نہیں کہہ سکتے - ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اہل سنت میں مسلمہ ہے - انبیاء سے افضل کسی اور امتی کو قرار دینا کھلا کفر ہے – رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو حکم ہے کہ جس نے کہا میں یونس بن متی سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے ، اور اس حدیث نبوی کو کوفیوں اور بصریوں نے ہی روایت کیا ہے

سیوطی نے اس قول کی عجیب تاویل کی ہے - کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ذکر ہے

’’میرے نزدیک ان دونوں حدیثوں کی وہی تاویل کی جائے گی جو اس حدیث کی کی جاتی ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آخری زمانے میں نیک عمل کرنے والے کے لیے تم میں سے پچاس کے برابر اجر و ثواب ہوگا۔ یعنی فتنوں کی شدت اور کثرت کی وجہ سے پچاس کے برابر اجر ملے گا، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اخیر زمانے کے مسلمان، صحابہ کرامؓ سے بڑھ جائیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کی فضیلت اتنی زیادہ ہے، اسی طرح امام مہدیؓ کو شیخینؓ سے افضل قرار دینا اس وجہ سے ہے کہ امام مہدیؓ کے زمانے میں فتنوں کی شدت ہوگی چنانچہ ایک طرف تو رومی حملہ آور ہونے کے لیے پر تول رہے ہوں گے اور دوسری طرف دجال ان کا محاصرہ کیے ہوگا، اس سے وہ فضیلت ہرگز مراد نہیں جو زیادہ ثواب اور بلندی درجہ کی طرف لوٹتی ہے اس لیے کہ صحیح احادیث اور اجماع اس بات پر دال ہیں کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما، انبیاء و مرسلین کے بعد پوری مخلوق سے افضل ہیں۔

(الحاوی للفتاوی: ج ۲ ص ۹۳)

راقم کہتا ہے سیوطی کا کلام بے کار ہے – حدیث نبوی موجود ہے کہ اب دنیا میں کوئی بھی اصحاب رسول کے برابر نہیں ہو سکتا حتی کہ وہ کوہ احد کے برابر بھی صدقہ کر دے - یعنی کسی کی نیکی کو وہ درجہ قبولیت نہیں ملے گا جو اصحاب رسول کو ملا ہے – لہذا کسی خام خیالی میں نہیں رہنا چاہیے اور ذہن اس حوالے سے صاف رکھنا چاہیے

سیوطی کہتے ہیں کہ مہدی کو ملنے والی فضیلت یہ ثواب اور بلندی درجہ میں نہیں ہے - یہ کیسا کلام ہے ؟ راقم کی سمجھ سے بالا ہے کہ اگر درجات کی بلندی ثواب میں نہیں ہوتی تو پھر کس میں ہوتی ہے - جب بھی بلندی درجات کی بات کی جاتی ہے تو اس کو عند اللہ لیا جاتا ہے - مہدی اگر عند اللہ ، نہ اصحاب رسول سے افضل ہے ، نہ انبیاء میں سے بعض سے افضل ہے تو ابن سیرین کا مہمل کلام ہوا جو کاہنوں کی مثل ہو جاتا ہے جو اٹکل پچو کرتے ہیں اور پھر کہنے لگ جاتے ہیں یہ مطلب نہیں تھا، وہ مطلب تھا - بہر حال ابن سیرین سے منسوب یہ اقوال منکر ہیں - الفاظ کا مطلب غیر واضح ، کلام بے معنی ہے ، جس پر شارحین آج تک کان کھجا رہے ہیں

ابن حجر ہیتمی نے بھی نکتہ سنجی کی - کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ذکر ہے

’’امام مہدیؓ کی افضلیت اور ثواب کا اضافہ ایک امر نسبی ہے اس لیے کہ کبھی کبھار مفضول میں کچھ ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو افضل میں نہیں ہوتیں اسی وجہ سے تو طاؤس نے امام مہدیؓ کا زمانہ پانے کی تمنا کی ہے اس لیے کہ امام مہدیؓ کے زمانے میں نیک کام کرنے والے کو زیادہ ثواب ملے گا اور گناہ گار کو توبہ کی توفیق ہو گی۔......الخ‘‘ (القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر: ص ۷۱)

امر نسبی ہے یعنی کام کی نسبت سے امام مہدی ، اصحاب رسول وانبیاء سے بڑھ جائیں گے ۔ یہاں بھی حدیث سامنے رکھی جائے کہ اب کوئی امتی میرے اصحاب سے نیکی میں نہیں بڑھ سکتا حتی کہ احد کے برابر سونا بھی صدقہ کر دے ۔

سن ۹۰۰ ہجری کے علماء کا یہ حال دیکھا جا سکتا ہے - اپنے آپ کو اصحاب رسول کے قدموں کی دھول کہنے والے لکھنے لگے ہیں کہ ایک امتی (المہدی)، انبیاء سے بھی افضل ہے

افسوس کہ اهل سنت میں اس قسم کے شیعی منہج کے راوی آ گئے تھے جو مہدی کو ابو بکر ، عمر وانبیاء سے افضل قرار دے رہے تھے

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ابن سیرین کے قول کی شرح اس طرح کی گئی

> معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اگر چہ صحبت نبوی، مشاہدۂ وحی اور سبقت اسلام کی وجہ سے امام مہدیؒ پر فضیلت حاصل ہے اور امام مہدیؒ ان سے کم درجے کے ہیں لیکن کچھ مخصوص صفات ان میں بھی ہیں جو شیخینؓ میں نہیں اس لیے علامہ ابن سیرینؒ نے انہیں شیخینؓ سے بہتر قرار دیا ہے۔

راقم کہتا ہے اگر ابن سیرین نے ایسا دعوی واقعی کیا تو یہ منہج اہل سنت سے کا ہٹ کر ہوا - بلکہ انبیاء سے افضل کسی امتی کو قرار دینا کفر ہے جس میں کسی کو شک نہیں ہے - لہٰذا درست موقف یہی ہے کہ یہ قول ابن سیرین کا نہیں ہو سکتا ان پر بہتان ہے

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں بھی اس قول کی ابن سیرین سے نسبت پر شک کا اظہار کیا گیا

> رہا علامہ ابن سیرین کا یہ کہنا کہ ''مہدی تو بعض انبیاء کے درجے کے قریب پہنچنے والے تھے۔'' اس سے مراد یہ ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء کریں گے اور یہ امام ہوں گے اور امام، مقتدی سے افضل ہوتا ہے اس لیے امام مہدیؒ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ جزوی فضیلت حاصل ہو گئی لیکن یہ کوئی مضبوط دلیل نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے بھی تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے تو کیا اس وجہ سے حضرت ابوبکر اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے افضل ہو گئے؟ ظاہر ہے کہ یہ قول کسی نے اختیار نہیں کیا اسی طرح امام مہدیؒ کو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کلی فضیلت حاصل نہیں ہے۔

اس طرح شکر ہے کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی یہ روایت تو بالکل منکر ہوئی جس میں مہدی کو انبیاء سے افضل کہا گیا ہے

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ ذَكَرَ فِتْنَةً تَكُونُ، فَقَالَ: «إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاجْلِسُوا فِي بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْمَعُوا عَلَى النَّاسِ بِخَيْرٍ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا» ، قِيلَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، خَيْرٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ؟ قَالَ: «قَدْ كَانَ يُفَضَّلُ عَلَى بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ

''جب فتنوں کا زمانہ آ جائے تو تم اپنے گھروں میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ بہتر آدمی کے آنے کی خبر کا سن لو (پھر باہر نکلنا) لوگوں نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے بھی افضل کوئی شخص آئے گا؟ فرمایا کہ وہ تو بعض انبیاء پر فضیلت رکھتا ہوگا۔''

لیکن دور کی کوڑی ملا علی القاری لائے ہیں- کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ذکر ہے

ملا علی قاریؒ نے اپنی کتاب ''المشرب الوردی فی مذہب المہدی'' میں تحریر فرمایا ہے کہ:

''امام مہدیؒ کی افضلیت پر یہ چیز بھی دلالت کرتی ہے کہ حضور ﷺ نے ان کو ''خلیفۃ اللہ'' فرمایا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو زیادہ سے زیادہ ''خلیفۂ رسول اللہ'' کہا جاتا ہے۔''

(الاشاعۃ: ص ۲۳۸)

امام مہدی ، اللہ کے خلیفہ ہیں اور ابو بکر، رسول اللہ کے خلیفہ ہیں- ملا نے کیا خوب علمی بصیرت پائی تھی- یہ کیسا جاہلانہ کلام ہے- کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اجماعی نہیں تھی؟ اجماع صحابہ کو تو تائید الہی حاصل ہے- سورہ النساء ۱۱۵ میں ہے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِـعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا

اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ مقرر ہونا، اجماع صحابہ کا پیش خیمہ تھا- رہی وہ روایت جس میں المہدی کو خلیفہ اللہ قرار دیا گیا ہے وہ منکر ہے

تذکرۃ الموضوعات محمد طاهر بن علي الصديقي الهندي الفَتَّنِي (المتوفى: 986ھ) میں ہے

فِي الْوَجِيز ابْنُ مَسْعُودٍ «إِذَا أَقْبَلَتِ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللهِ الْمَهْدِي» فِيهِ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ لَا شَيْءَ وَلم يسمع من الْحسن وَلَا سمع الْحسن من عُبَيْدَة قلت قَالَ ابْن حجر لم يصب ابْن الْجَوْزِيّ فقد أخرجه أَحْمد عَن ثَوْبَان وَأبي هُرَيْرَة وَلَيْسَ فِي إِسْنَادهمَا مُتَّهم بِالْكَذِبِ.

تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة از نور الدين، علي بن محمد بن علي بن عبد الرحمن ابن عراق الكناني (المتوفى: 963ھ) میں بھی اس کو رد کیا گیا ہے

روایات کو متواتر کہنے والے

کہا جاتا ہے کہ امام مہدی کا عقیدہ خالص اہل سنت کا عقیدہ ہے، شیعہ مذہب کے وجود میں آنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں مہدی کے بارے تفصیل بتادی تھی- مہدی کی روایات پر تواتر کا دعوی کیا جاتا ہے مثلا

امام مہدی کے خروج کی روایتیں اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اس کو معنوی تواتر کی حد تک کہا جاسکتا ہے اور یہ بات علمائے اہل سنت کے (درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں ایک عقیدے کی حیثیت سے شمار کی گئی ہے شرح عقیدہ سفاريني ص 79)

شمس الدين، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفاريني الحنبلي (المتوفى: 1188هـ) کتاب لوائح الأنوار البهية میں کہتے ہیں:

وقد كثرت الروايات بخروجه؛ يعني المهدي، حتى بلغت حد التواتر المعنوي، وشاع ذلك بين علماء السنة

امام مہدی کے خروج کے بارے میں بکثرت روایات ہیں یہاں تک کہ وہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہل السنت میں پھیل گئی ہیں

امام السجزی المتوفی ٣٦٣ ہجری نے کتاب مناقب الشافعی میں مہدی کی روایات کو صحیح قرار دیا ہے ان سے پہلے کسی نے ان روایات کو صحیح نہیں کہا-

قد تواترت الأخبار واستفاضت [بكثرة رواتها عن المصطفى صلى الله عليه وسلم -يعني] في المهدي- وأنه من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم , وأنه يملك سبع سنين, ويملأ الأرض عدلاً وأنه يخرج مع عيسى بن مريم, ويساعده في قتل الدجال بباب لد بأرض فلسطين, وأنه يؤم هذه الأمة, وعيسى -صلى الله عليه- يصلي خلفه

بلاشبہ متواتر روایات و بکثرت آیا ہے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ المہدی کے بارے میں کہ وہ اہل بیت النبی میں ہے اور یہ کہ وہ سات سال رہے گا اور زمین کو عدل سے بھرے گا اور وہ عیسی ابن مریم کے ساتھ نکلے گا اور ان کی قتل دجال میں مدد کرے گا باب لد پر فلسطین میں اور وہ اس روز امام ہو گا اور عیسی صلی اللہ علیہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے

راقم کہتا ہے السجزی کا قول ایک زبردستی ہے کیونکہ جن روایات میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک مسلمان شخص کے پیچھے نماز پڑھیں گے اس میں کہیں بھی نہیں کہ وہ شخص المہدی ہے جیسا کہ کوئی بھی شخص صحیح بخاری و مسلم میں دیکھ سکتا ہے

أبو عبد الله الحاكم المتوفی ٤٠٥ ھ نے اپنی کتاب المستدرك على الصحيحين میں مہدی کی روایات کو صحیح کہا

عقد الدرر في أخبار المنتظر تالیف يوسف بن يحيى بن علي بن عبد العزيز المقدسي السلمي الشافعي (المتوفى: بعد ٦٥٨ ھ)

العرف الوردی فی اخبار المهدی تالیف جلال الدین عبدالحمن ابن ابی بکر السیوطی (المتوفی ٩١١ ھ)

القول المختصر في علامات المهدي المنتظر تالیف أبي العباس أحمد بن محمد بن حجر المكي الهيتمي (المتوفی ٩٠٩ ھ)

خود مستدرک کے بارے میں ابن حجر کی رائے ہے کہ یہ حاکم نے اختلاط کے عالم میں لکھی ہے دوم ابو عبداللہ محمّد بن عبداللہ حاکم النیشابوری صاحب إِسْمَاعِيْلَ عَبْدَ اللهِ بنَ مُحَمَّدٍ الهَرَوِيَّ کہتے ہیں رَافضيٌّ خَبِيْثٌ (سیر الاعلام النبلاء ج ١٢، ص ٥٧٦، مستدرک کے لئے ابا محدث دارالحدیث-القاہرۃ). الذھبی کہتے ہیں قُلْتُ: كَلاَّ لَيْسَ هُوَ رافضيًّا، بل يتشيّع. یہ رافضی تو نہیں لیکن شیعیت رکھتے تھے-

شروع میں امام حاکم ضعیف اور موضوع روایات کی تصحیح و تحسین کرتے رہے بعد والوں نے متقدمین محدثین کے اقوال بالائے طاق رکھ کر ہر روایت کی تصحیح کی اور ساتویں صدی ہجری میں مہدی کی روایات پر تواتر کا دعوی ہونے لگا- حالانکہ اس تواتر سے تیسری صدی تک کے علماء لاعلم وفات پا گئے-

یہی تواتر کا قول جب من کنت مولاہ پر پیش کیا جاتا ہے تو ابن حجر، الذھبی، الذیلعی رد کرتے ہیں- شیعوں میں مہدی کا مفھوم بدلتا رہا- شروع میں شیعہ کا مطلب اہل بیت کا ہمدرد تھا پھر اس کے بھی کئی حصے ہوئے بہت سے غلو کا شکار ہو کر اعتقادی خرابیوں کا شکار ہوئے اور بعض نے اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا۔

المہدی کی روایات میں متروکین (ابوہارون العبدی)، مجھولین (علاء بن بشیر، ابی رومان، ہلال بن عمرو)، عدم سماع والے (ابو اسحاق السبیعی کوفی)، کذاب و وضاع (مقاتل بن حیان البلخی، عمرو بن جابر المصری)، مختلطین (عاصم بن بھدلہ) اور ضعیف رویوں کا ایک جم غفیر شامل ہے- کیا ان کی بنیاد پر تواتر کا دعوی کوئی معنی رکھتا ہے؟

المہدی کی روایات میں متکلم فیہ راوی کوفہ، بصرہ، مصر اور خراسان کے ہیں اور اس کتابچہ میں یہ بات پیش کی گئی ہے کہ یہ تمام متکلم فیہ راوی ایک ہی دور میں موجود ہیں جو ۱۲۵ھ سے ۱۴۵ھ پر محیط ہے-

سن وفات ہجری	راوی	مقام
۱۲۸	عاصم بن بھدلہ ابی النجود	کوفہ
۱۵۶	فطر بن خلیفہ	
۱۳۷	یزید بن ابی زیاد	
۱۲۹	ابی اسحاق السبیعی	
مجھول	ہلال بن عمرو	
۱۴۱	مطرف بن طریف	
مجھول	یاسین بن شیبان	

۱۲۵ یا ۱۲۹	مطر بن طھمان	بصرہ
۱۴۶	عوف بن ابی جمیلہ	
۱۳۴	عمارہ بن جوین	
-	زید العمی	
۱۶۰ سے ۱۷۰ کے درمیان	عمران القطان	
۱۴۱	خالد بن مہران	
۱۳۱	علی بن زید بن جدعان	
۱۵۰ سے پہلے	مقاتل بن حیان	خراسان

مہدی کی روایات صحیح نہیں کیونکہ وہ، وہ کام کریں گے جو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بیان کیے جاتے ہیں مثلا عیسیٰ علیہ السلام امام عادل ہیں (صحیح بخاری) جبکہ مہدی ان سے پہلے ہی زمین عدل سے بھر چکے ہوں گے۔ روایات کے مطابق مہدی کی وفات کے بعد خیر نہیں ہو گا (مسند احمد، طبرانی) جبکہ کہا جاتا ہے وہ منصب امارت عیسیٰ علیہ السلام کو منتقل کر دیں گے۔ کہا جاتا ہے مہدی کے دور میں مال کی فراوانی ہو گی لیکن یہی عیسیٰ علیہ السلام کے لئے صحیح روایات میں آتا ہے یفیض المال لا یقبلہ احد!

کیا امام مہدی کو رضی اللہ عنہ لکھ سکتے ہیں؟

مشتاق مہدی علماء نے غلو کیا اور امام مہدی کے ساتھ رضی اللہ عنہ کا لاحقہ لگانا شروع کر دیا ہے۔ رضی اللہ عنہ کا لاحقہ صرف اصحاب رسول و صحابیات کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ اور اس معاملے میں تعامل امت چلا آ رہا ہے۔ رضی اللہ عنہ کا لاحقہ کسی غیر صحابی کے ساتھ لگانا معیوب سمجھا جاتا ہے اگرچہ معلوم ہے کہ یہ دعائیہ کلمات ہیں

بہر حال مہدی کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنے کا آغاز صوفی احمد سرہندی ابن شیخ عبد الاحد فاروقی المتوفی ۱۰۳۴ھ معروف مجدد الف ثانی نے کیا۔ پھر محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے اس بدعت کا اعادہ کیا۔ اس انوکھی چیز کا ذکر کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال صاحب میں جلی حروف میں کیا گیا

> ’’حضرت مہدی علیہ الرضوان کے لیے ’’رضی اللہ عنہ‘‘ کے پرشکوہ الفاظ پہلی بار میں نے استعمال نہیں کیے بلکہ اگر آپ نے مکتوبات امام ربانیؒ کا مطالعہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مکتوبات شریفہ میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے حضرت مہدیؓ کو انہی الفاظ سے یاد کیا ہے...... الخ۔‘‘ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ا ص ۲۷۱)

امام مہدی اور حج میں قتل وغارت

مستدرک حاکم کی روایت ہے

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فِي ذِي الْقَعْدَةِ تَجَاذَبُ الْقَبَائِلُ وَتَغَادَرُ، فَيُنْهَبُ الْحَاجُّ، فَتَكُونُ مَلْحَمَةٌ بِمِنًى، يَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلَى، وَيَسِيلُ فِيهَا الدِّمَاءُ، حَتَّى تَسِيلَ دِمَاؤُهُمْ عَلَى عَقَبَةِ الْجَمْرَةِ، وَحَتَّى يَهْرُبَ صَاحِبُهُمْ فَيَأْتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيُبَايَعُ وَهُوَ كَارِهٌ، يُقَالُ لَهُ: إِنْ أَبَيْتَ ضَرَبْنَا عُنُقَكَ، يُبَايِعُهُ مِثْلُ عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ يَرْضَى عَنْهُمْ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ " قَالَ أَبُو يُوسُفَ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " يَحُجُّ النَّاسُ مَعًا وَيَعْرِفُونَ مَعًا عَلَى غَيْرِ إِمَامٍ، فَبَيْنَمَا هُمْ نُزُولٌ بِمِنًى إِذْ أَخَذَهُمْ كَالْكَلْبِ، فَثَارَتِ الْقَبَائِلُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَاقْتَتَلُوا حَتَّى تَسِيلَ الْعَقَبَةُ دَمًا، فَيَفْزَعُونَ إِلَى خَيْرِهِمْ، فَيَأْتُونَهُ وَهُوَ مُلْصِقٌ وَجْهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَبْكِي كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دُمُوعِهِ، فَيَقُولُونَ: هَلُمَّ فَلْنُبَايِعَكَ، فَيَقُولُ: وَيْحَكُمْ كَمْ عَهْدٍ قَدْ نَقَضْتُمُوهُ وَكَمْ دَمٍ قَدْ سَفَكْتُمُوهُ، فَيُبَايَعُ كَرْهًا فَإِذَا أَدْرَكْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ فَإِنَّهُ الْمَهْدِيُّ فِي الْأَرْضِ، وَالْمَهْدِيُّ فِي السَّمَاءِ

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ (قیامت کے قریب ایک مرتبہ) لوگ حج کے لیے (مکہ مکرمہ) آئیں گے اور میدانِ عرفات میں جمع ہوں گے لیکن ان کا کوئی امام نہیں ہوگا پھر جب وہ (اگلے دن) منیٰ میں پڑاؤ کریں گے تو (اچانک دشمنی کی ایسی آگ بھڑکے گی کہ) قبائل ایک دوسرے پر کتوں کی طرح حملہ کر دیں گے اور خوب لڑیں گے حتیٰ کہ جمرۂ عقبہ خون میں بہہ جائے گا (بھر جائے گا) اس وقت لوگ گھبرا کر کسی بہترین آدمی کو تلاش کریں گے (تا کہ اس کو امام بنائیں اور یہ فتنہ دور ہو) چنانچہ وہ ان کو اس حال میں جالیں گے

اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور ۱۹۸

کہ وہ بیت اللہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چمٹا کر رو رہے ہوں گے۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں گویا میں ان کے آنسوؤں کو ابھی دیکھ رہا ہوں، لوگ ان سے کہیں گے کہ آیئے! ہم آپ کی بیعت کریں، وہ کہیں گے کہ ہائے افسوس! کس قدر وعدوں کو توڑ کر اور کس قدر خونریزی کر کے تم میرے پاس آئے ہو؟ اور مجبور ہو کر لوگوں سے بیعت لیں گے، اگر تم ان کا زمانہ پاؤ تو ان سے بیعت کر لینا کیونکہ وہ زمین و آسمان میں مہدی (ہدایت یافتہ) ہیں۔''

امام الذہبی کہتے ہیں سندہ ساقط سند ٹوٹی ہوئی ہے

امام مہدی پر علامت نبوت ہو گی؟

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «الْمَهْدِيُّ مَوْلِدُهُ بِالْمَدِينَةِ، مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْمُهُ اسْمُ أَبِي، وَمُهَاجِرُهُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ، بَرَّاقُ الثَّنَايَا، فِي وَجْهِهِ خَالٌ، أَقْنَى أَجْلَى، فِي كَتِفِهِ عَلَامَةُ النَّبِيِّ، يَخْرُجُ بِرَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْطٍ مُخْمَلَةٍ سَوْدَاءِ مُرَبَّعَةٍ، فِيهَا حَجَرٌ لَمْ يُنْشَرْ مُنْذُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُنْشَرُ حَتَّى يَخْرُجَ الْمَهْدِيُّ، يَمُدُّهُ اللَّهُ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَضْرِبُونَ وُجُوهَ مَنْ خَالَفَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ، يُبْعَثُ وَهُوَ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ وَالْأَرْبَعِينَ»

الْهَيْثَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نے اس سے روایت کیا جس نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، کہ علی نے کہا مہدی مدینہ میں پیدا ہو گا اہل بیت النبی میں سے اس کا نام میرے باپ کے نام پر ہو گا اور یہ بیت المقدس جائے گا، گھنی داڑھی والا، آنکھ میں سرمہ لگائے ،... ، چہرے پر تل لئے کشادہ پیشانی والا، شانے پر علامت النبی ہو گی، یہ کالے مخمل کی چوکور چادر پر رسول اللہ کا جھنڈا لے کر نکلے گا، یہ جھنڈا ایک پتھر تلے سے برآمد ہو گا. اور جھنڈا نہیں پھیلایا گیا ہو گا جب سے وفات النبی ہوئی ہو گی اور نہ یہ جھنڈا پھیلے گا جب تک خروج مہدی نہ ہو جائے اس کو اللہ پھیلا دے گا تین ہزار فرشتوں سے اور وہ مخالفین کی پیٹھوں اور کولہوں پر ضربیں لگا رہے ہوں گے

اس روایت میں کہیں نہیں لکھا کہ یہ قول نبی ہے بلکہ راوی نے اس کو قول علی قرار دیا ہے-

علامت نبی سے کیا مراد ہے؟ راقم کی تحقیق میں یہ روایت منکر ہے اس کی سند میں مجہول ہے

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں اس روایت کو صحیح سمجھا گیا ہے اور قبول کیا گیا ہے

﴿حضرت امام مہدیؓ کی جائے پیدائش﴾

حضرت امام مہدیؓ کی ولادت باسعادت ''مدینہ منورہ'' میں ہو گی جیسا کہ نعیم بن حماد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے۔

﴿المهدی مولده بالمدينة﴾ (کتاب الفتن: ص ۲۵۹)

علامہ سید برزنجیؒ نے بھی الاشاعۃ میں نعیم بن حماد ہی کی مذکورہ روایت کو نقل کرتے ہوئے حضرت امام مہدیؓ کی جائے پیدائش مدینہ منورہ کو قرار دیا ہے۔

اسلام میں امام مہدی کا تصور میں حافظ محمد ظفر اقبال ، غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن کی کتاب حجج الکرامہ کی عبارت لکھتے ہیں

''امام مہدیؑ کے پاس حضور ﷺ کی قمیص مبارک، تلوار مبارک اور سیاہ رنگ کا ریشمی روئیں دار جھنڈا ہوگا اور وہ جھنڈا (کسی روحانی) بندش کی وجہ سے حضور ﷺ کی وفات سے لے کر ظہور مہدی سے قبل نہیں پھیلایا (ہلایا) جا سکا ہوگا، اور اس جھنڈے پر یہ الفاظ لکھے ہوں گے ''البیعۃ للہ۔''

''واما علاماتے کہ شناختہ شود بانہا مہدی موعود علیہ السلام پس از انجملہ آنست کہ باوے قمیص وسیف ورایت رسول خدا صلی اللہ ﷺ باشد ومنتشر نشد ایں رایت از وفاتِ وے ﷺ ونشود تا آنکہ بیرون آید مہدی، ومکتوب باشد بروے ایں لفظ ''البیعۃ للہ''

(آثار القیامہ: ص ۳٦۵)

اسلام میں امام مہدی کا تصور میں اسی روایت سے دلیل لے کر حافظ محمد ظفر اقبال بتاتے ہیں کہ کتاب الفتن میں مزید ہے کہ

اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد فرمائیں گے جو ان کے مخالفین کے چہروں اور کولہوں پر مارتے ہوں گے، ظہور کے وقت ان کی عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہوگی۔''

امام مہدی کے لشکر میں فرشتوں کی شمولیت

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ وَقَرَأَهُ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «قَادَةُ الْمَهْدِيِّ خَيْرُ النَّاسِ، أَهْلُ نُصْرَتِهِ وَبَيْعَتِهِ مِنْ أَهْلِ كُوفَانَ وَالْيَمَنِ، وَأَبْدَالِ الشَّامِ، مُقَدِّمَتُهُ جِبْرِيلُ، وَسَاقَتُهُ مِيكَائِيلُ، مَحْبُوبٌ فِي الْخَلَائِقِ، يُطْفِئُ اللَّهُ تَعَالَى الْفِتْنَةَ الْعَمْيَاءَ، وَتَأْمَنُ الْأَرْضُ، حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَحُجُّ فِي خَمْسِ نِسْوَةٍ مَا مَعَهُنَّ رَجُلٌ، «لَا تَتَّقِي شَيْئًا إِلَّا اللَّهَ، تُعْطِي الْأَرْضُ زَكَاتَهَا، وَالسَّمَاءُ بَرَكَتَهَا

﴿قادة المهدی خیر الناس، اهل نصرته وبیعته من اهل کوفان والیمن وابدال الشام، مقدمته جبریل و ساقته میکائیل محبوب فی الخلائق، یطفیٔ اللّٰہ تعالیٰ به الفتنة العمیاء وتامن الارض حتی المرأة لتحج فی خمس نسوة مامعهن رجل، لا یتقی شیئا الا اللّٰہ، تعطی الارض زکوتها والسماء برکتها﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۵۰)

’’امام مہدیؒ کے لشکر کے قائدین بہترین لوگ ہوں گے، ان کے معاون اور ان کی بیعت کرنے والے کوفہ، بصرہ اور یمن کے لوگ اور شام کے ابدال ہوں گے، ان کے لشکر کا ہراول دستہ حضرت جبریل علیہ السلام اور پیچھے کا محافظ دستہ حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے، وہ محبوب خلائق ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے انتہائی خطرناک فتنہ کو ختم فرمائیں گے اور زمین میں ایسا امن قائم ہو جائے گا کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ مل کر بغیر کسی مرد کی موجودگی کے اطمینان سے حج کرلے گی، وہ صرف اللہ سے ڈرنے والے ہوں گے، ان کے زمانے میں زمین اپنی پیداوار اور آسمان اپنی برکتیں برسا دے گا۔‘‘

الولید نے اس سے روایت کیا جس نے روایت کیا اور پڑھا، اس نے کعب احبار سے روایت کیا- اس قدر مذموم سند کو جس میں معلوم بھی ہو کہ راوی کون ہے اور قول بھی کعب احبار ہو اس کو حدیث رسول کی طرح پیش کرنا مرجوح عمل ہے- کعب احبار کو کیسے معلوم ہوا کہ فرشتے اس لشکر میں شامل ہوں گے ؟

امام مہدی اسرائیلی شکل و جسم کے ہوں گے

برزنجی نے البتہ ادھر ادھر کی ملا کر لکھا ہے کہ امام مہدی دیکھنے والوں کو اسرائیلی معلوم ہوں گے ۔

''امام مہدیؑ کا حلیہ یہ ہے کہ وہ انتہائی گندمی رنگ، ہلکے پھلکے جسم والے، متوسط قدوقامت کے مالک، خوبصورت کشادہ پیشانی والے، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، ابروقوس کی مانند گول اور رنگ کھلتا ہوا ہوگا، بڑے بڑی سیاہ قدرتی سرگیں آنکھوں والے ہوں گے، سامنے کے دونوں دانت انتہائی سفید اور ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر ہوں گے (بالکل ملے ہوئے نہ ہوں گے) دائیں رخسار پر سیاہ تل کا نشان ہوگا، روشن ستارے کی طرح ان کا چہرہ چمکتا ہوگا، گھنی داڑھی ہوگی، کندھے پر حضور ﷺ کی طرح کوئی علامت ہوگی کشادہ رانیں ہوں گی، رنگ اہل عرب کی طرح اور جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا، زبان میں کچھ ثقل ہوگا جس کی وجہ سے بولتے ہوئے لکنت ہوا کرے گی اور اس سے تنگ آ کر اپنی بائیں ران پر اپنا دایاں ہاتھ مارا کریں گے، ظہور کے وقت ۴۰ سال کی عمر ہوگی اور ایک روایت کے مطابق ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان عمر ہوگی، اللہ کے سامنے خشوع وخضوع کرتے ہوئے پرندوں کی طرح اپنے بازو پھیلا دیا کریں گے، (اصل میں ''نسر'' گدھ کو کہتے ہیں جس کا ترجمہ یہاں پرندہ کیا گیا ہے۔) اور دو سفید عبائیں زیب تن کیے ہوئے ہوں گے، اخلاق میں حضور ﷺ کے مشابہ ہوں گے لیکن خلقی طور پر (مکمل) مشابہ نہیں ہوگے۔''

اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ہے کہ امام مہدی اسرائیلی، معلوم ہوں گے

﴿عن ابی امامة قال قال رسول اللّٰه ﷺ سیکون بینکم وبین الروم اربع هدن، یوم الرابع علی یدرجل من اهل هرقل یدوم سبع سنین فقال له رجل یا رسول اللّٰه! من امام الناس یومئذ؟ قال المهدی من ولدی ابن اربعین سنة کان وجه کوکب دری فی خده الایمن خال اسود علیه عباء تان قطوانیتان کانه من رجال بنی اسرائیل یستخرج الکنوز و یفتح مدائن الشرک﴾ (کتاب البرہان: ج ۲ ص ۵۸۳)

''حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عنقریب تمہارے اور رومیوں کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی، چوتھی مرتبہ جو صلح ہوگی وہ ہرقل کے خاندان والوں میں سے ایک آدمی کے ساتھ ہوگی جو سات سال تک رہے گی، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! ان دنوں لوگوں کا امام (خلیفہ) کون ہوگا؟ فرمایا میری اولاد میں سے مہدی نامی ایک شخص (لوگوں کا خلیفہ) ہوگا جس کی عمر ۴۰ سال ہوگی،

چمکدار ستارہ کی طرح روشن چہرہ ہوگا، دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، دو سفید عبائیں زیب تن کیے ہوں گے (اور جسم میں) بنی اسرائیل کے ایک آدمی معلوم ہوں گے، زمین کے خزانوں کو نکال لیں گے اور شرک کے (اڈوں اور) شہروں کو فتح کرلیں گے۔''

امام مہدی کا اسرائیلی جسم ہو گا یعنی وہ کالے نہیں ہوں گے کیونکہ سامی نسل کے لوگ کالے نہیں ہوتے- کالے حام بن نوح کی نسل کے لوگ ہیں - جو کالے یہودی ہیں وہ وہ ہیں جو تبدیلی مذھب کی وجہ سے یہودی بنے

اہل سنت کی طرح اہل تشیع کا بھی یہی قول ہے کہ امام مہدی کا جسم اسرائیلی ہو گا

جسمه جسم إسرائيلي أي مثل بني إسرائيل في طول القامة وعظم الجثة [بحار الأنوار از المجلسي: ج ٥١، ص ٨٥ میں ہے

ان کا جسم ، طویل قد، چوڑے چکلے ہوں گے جیسا کہ بنی اسرائیلیوں کا جسم ہے

مجلسی کہتے ہیں

وجسمه جسم إسرائيلي على خده الايمن خال كأنه كوكب دري

سیدھے رخسار پر ستارہ کی مانند تل ہو گا

مجلسی مزید کہتے ہیں

[91] بحار الانوار/جزء 51/صفحة

عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: المهدي طاووس أهل الجنة. وباسناده أيضا عن حذيفة بن اليمان، عن النبي صلى الله عليه وآله أنه قال: المهدي من ولدي وجهه كالقمر الدري اللون لون عربي الجسم جسم إسرائيلي يملا الارض عدلا كما ملئت جورا يرضى بخلافته أهل السماوات وأهل الارض والطير في الجو يملك عشرين سنة

عربی رنگت، اسرائیلی جسم کے مالک ہوں گے

شیعہ کتاب العمدۃ از ابوالحسین یحیٰی بن الحسن بن الحسین بن علی بن محمد بن البطریق الاسدی میں ہے

عن حذيفة بن اليمان ، عن النبي(ص) انه قال : المهدى (ع) من ولدى ، وجهه كالقمر الدرى ، اللون لون عربى ،

والجسم جسم اسرائيلى ، يملاء الارض عدلا كما ملئت جورا ، يرضى بخلافته اهل السماوات والارض والطير في الجو ، يملك عشرين سنة

اس طرح اہل سنت واہل تشیع کا اجماع ہوا کہ امام مہدی ایک نبی اسرائیلی جیسے جسم کے ہٹے کٹے مرد ہوں گے

امام مہدی استنبول کے پہاڑوں تک جائیں گے؟

استنبول ، ترکی میں ہے اس شہر کا قدیم نام الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ تھا -

سنن ابن ماجہ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاق بْنُ مَنْصُورٍ؛ كُلُّهُمْ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ، لَطَوَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلِكُ جَبَلَ الدَّيْلَمِ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةَ

''اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی بچ جائے (اور مہدیؒ نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو لمبا کر دیں گے یہاں تک کہ میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی دیلم اور قسطنطنیہ کے پہاڑوں کا مالک ہو جائے۔''

سنن ابن ماجہ کے چار محقق شعیب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمَّد کامل قرہ بللی - عَبد اللّطیف حرز اللہ مل کر فیصلہ سناتے ہیں

إسناده ضعيف، قيس -وهو ابن الربيع الأسدي- ضعيف لا سيما فيما انفرد به. أبو حَصِين -بفتح الحاء-: هو عثمان بن عاصم بن حُصين -بضم الحاء-، وأبو صالح: هو ذكوان السمان

اس کی اسناد ضعیف ہیں

البانی بھی ضعیف قرار دیتے ہیں —

آجکل عرب اپنے آپ کو بنو اسمٰعیل کہتے ہیں جبکہ عربی زبان اور عرب لوگ ابراہیم علیہ السلام سے بھی پہلے کے ہیں - صحیح بخاری کی حدیث میں موجود ہے کہ عربوں کا قبیلہ جرھم تھا جو پرندے دیکھ کر ھاجر علیہ السلام کے پاس زمزم کے پانی کو لینے آیا تھا اور پھر ان کی اجازت پر اس قبیلہ نے وہاں پڑاؤ ڈالا - اسی طرح ترک اپنے آپ کو نسل ابراہیم میں سے قرار دیتے ہیں — ابراہیم علیہ السلام کی ازواج میں مورخین نے کا بھی ذکر کیا ہے - شرح سنن ابن ماجۃ از محمد الأمين بن عبد الله بن یوسف البُوَيطي میں ہے

قال الخطابي: الترك: هم بَنُو قَنْطُورَاءَ؛ أمةٌ كانَتْ لإبراهيم الخليل عليه السلام

خطابی نے کہا : ترک بنو قَنْطُورَاءَ ہیں – ان کی ماں تھیں جو ابرہیم کے لئے تھیں

کہا جاتا ہے قَنْطُورَاءَ یہ ابراہیم علیہ السلام کی لونڈی تھیں - ان کا ذکر بائبل میں بھی ہے نام

Keturah

لیا گیا ہے - ان کا ذکر کتاب پیدائش اور کتاب تواریخ میں ہے

Gen. 25:1 Abraham took another wife, whose name was Keturah.

Gen. 25:4 The sons of Midian were Ephah, Epher, Hanoch, Abida, and Eldaah. All these were the children of Keturah.

1Chr. 1:32 The sons of Keturah, Abraham's concubine: she bore Zimran, Jokshan, Medan, Midian, Ishbak, and Shuah. The sons of Jokshan: Sheba and Dedan.

1Chr. 1:33 The sons of Midian: Ephah, Epher, Hanoch, Abida, and Eldaah. All these were the descendants of Keturah.

دور نبوی میں دیلم اور کُراعؑ ترک نسل کے لوگوں کا مسکن تھا اور آجکل یہ شمالی ایران کا علاقہ ہے- المسالک والممالک از إبو اسحاق إبراہیم بن محمد الفارسی الاصطخری، المعروف بالکرخی (المتوفى: 346ھ-) میں ہے کہ یہ اذربیجان کا علاقہ ہے جو بحر الخزر

Caspian Sea

تک ہے

الدّيلم وما يتّصل بها فمن ناحية الجنوب قزوين والطّرم وشيء من اذربيجان وبعض الرىّ ويتّصل بها من جهة المشرق بقيّة الرىّ وطبرستان ويتّصل بها من جهة الشمال بحر الخزر

بہر حال امام مہدی اس قبضہ اذربیجان اور استنبول کے پہاڑوں پر ہو جائے گا ، یہ روایت میں بیان ہوا ہے جو ترکوں کا علاقہ سمجھا جاتا تھا-

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال صاحب میں گمان پیش کیا گیا ہے کہ امام مہدی کا نام احمد بن عبد اللہ بھی ہو سکتا ہے

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام ''محمد بن عبداللہ'' حدیث میں وارد نہیں بلکہ حدیث میں فقط اتنا ہے کہ ان کا نام حضور ﷺ کے نام کے مشابہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے دو نام قرآن کریم میں صراحۃً بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) محمد .... پورے قرآن میں چار مرتبہ استعمال ہوا۔

(۲) احمد .... پورے قرآن میں ایک مرتبہ استعمال ہوا۔

اس لیے اب یہ کہا جائے گا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا یا احمد بن عبداللہ۔

تابوت سکینہ کا دریافت ہونا

امام مہدی جب دیلم سے استنبول کی طرف جائیں گے تو رستہ میں انطاکیہ آئے گا- انطاکیہ کو انگریزی میں

Antioch

بھی کہا جاتاہے- یہ شام کی سرحد کے قریب ہے

امام مہدی دیلم یعنی ازربیجان سے نکل کر ترکی میں انطاکیہ جائیں گے وہاں سے استنبول

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَهْدِيَّ لِأَنَّهُ يَهْدِي إِلَى أَسْفَارٍ مِنْ أَسْفَارِ التَّوْرَاةِ، يَسْتَخْرِجُهَا مِنْ جِبَالِ الشَّامِ، يَدْعُو إِلَيْهَا الْيَهُودَ، فَيُسْلِمُ عَلَى تِلْكَ الْكُتُبِ جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ أَلْفًا

کعب احبار نے کہا ان کو مہدی اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اس طومار کی طرف ہدایت دیں گے جو توریت کا ہے اس کو شام کے پہاڑوں سے دریافت کریں گے اس کی طرف یہود کو بلائیں گے اور ایک جماعت کثیر ان کتب کو تسلیم کرے گی

کعب احبار کا شام کہنے کا مقصد فسلطین ، اسرائیل واردن کے پہاڑ ہیں- کعب کو معلوم تھا کہ یہودی فرقوں نے اپنی کتب غاروں میں چھپادی تھیں- ان میں سے بعض دریافت ہو چکی ہیں ان کو

Dead Sea Scrolls

کہا جاتا ہے–

کعب نے مزید کہا کہ امام مہدی تابوت سکینہ بھی انْطَاكِيَةَ سے نکالیں گے

حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ يُبْعَثُ بِقِتَالِ الرُّومِ، يُعْطَى فِقْهَ عَشَرَةٍ، يَسْتَخْرِجُ تَابُوتَ السَّكِينَةِ مِنْ غَارٍ بِأَنْطَاكِيَةَ، فِيهِ التَّوْرَاةُ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْإِنْجِيلُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَحْكُمُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ، وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِإِنْجِيلِهِمْ»

کتاب الفتن از نعیم میں یہ بھی ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى، قَالَ: «قَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ عَلَى يَدَيِ الْمَهْدِيِّ يَظْهَرُ تَابُوتُ السَّكِينَةِ مِنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، حَتَّى يُحْمَلَ فَيُوضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيْهِ الْيَهُودُ أَسْلَمَتْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ، ثُمَّ يَمُوتُ الْمَهْدِيُّ»

سلیمان کو پہنچا ہے کہ مہدی تابوت سکینہ کو بحریہ طبریہ سے نکالے گا اس کو بیت المقدس میں رکھے گا، یہود اس کو دیکھیں گے تو ان میں قلیل ایمان لے آئیں گے، پھر امام مہدی وفات پا جائیں گے [5]

5

امام مہدی یا تو قتل ہوں گے یا زہر سے ہلاک ہوں گے - شیعہ کتاب بحار الانوار از مجلسی میں ہے
إن هذا الامر يملكه اثنا عشر إماماً من ولد علي وفاطمة, ما منّا الا مسموم أو مقتول
بیشک یہ امر بارہ ائمہ کو حاصل ہو گا جو اولاد علی و فاطمہ میں سے ہیں اور ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کو زہر نہ دیاگیا ہو یا وہ مقتول نہ ہو

امام مہدی بنو عباس میں سے ہوں گے؟

کتاب الفتن از نعیم میں حماد میں کعب احبار کا قول ہے

«حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ

مہدی، چچا عباس کی اولاد میں سے ہے

الثانی من الافراد للدار قطنی میں ہے

حدثنا إبراهيم بن عبد الصمد بن موسى الهاشمي، ثنا محمد بن الوليد القرشي، ثنا أسباط بن محمد، وصلة بن سليمان الواسطي، عن سليمان التيمي، عن قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن عثمان بن عفان، رضي الله عنه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «المهدي من ولد العباس عمي» .

غريب من حديث قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن عثمان بن عفان، وهو غريب من حديث سليمان التيمي، عن قتادة، تفرد به محمد بن الوليد، مولى بني هاشم بهذا الإسناد، ولم نكتبه إلا عن شيخنا أبي إسحاق

عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مہدی میرے چچا عباس کی اولاد میں ہے

اس کی سند میں قتادہ بصری مدلس ہیں، لیکن اس قول کو بہت سوں نے دلیل سمجھا ہے – کتاب امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ہے

> ”حضور ﷺ نے (ایک مرتبہ) حضرت فاطمہؓ سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا کہ ان دونوں یعنی حسنؓ اور حسینؓ کی اولاد میں سے مہدی ہوں گے، میرے چچا عباس کے خاندان میں سے۔“

اور شرح میں قول پیش کیا گیا

علامہ ابن حجر مکیؒ کے اس جواب کو آسان لفظوں میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایک آدمی کئی آدمیوں کی اولاد ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص کے سلسلۂ نسب میں اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا جو مثلاً حضرت عباسؓ کے خاندان میں سے تھی، اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسینؓ کے خاندان میں سے کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا پھر اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسنؓ کے خاندان کے ساتھ مناکحت کا تعلق کر لیا اور ظاہر ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس طرح امام مہدیؒ کے نسب کی روایات میں کوئی تعارض اور اختلاف باقی نہیں رہتا۔

راقم کہتا ہے اسلام میں نسل باپ سے چلتی ہے اور آج کوئی نسلی ریکارڈ موجود نہیں جس سے ثابت کیا جا سکے کہ فلاں شخص حسن و حسین یا عباس رضی اللہ عنہم کے خاندان کا ہے –خود ان علماء کے دور میں بھی ایسا کوئی نسلی ریکارڈ موجود نہیں تھا لیکن حیرت ہے اس قدر دعوے چل رہے تھے

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح میں ملا علی القاری (المتوفى: 1014هـ) اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں

وَأَمَّا مَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْأَفْرَادِ عَنْ عُثْمَانَ - رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ عَمِّي، فَمَعَ ضَعْفِ إِسْنَادِهِ مَحْمُولٌ عَلَى الْمَهْدِيِّ الَّذِي وُجِدَ مِنَ الْخُلَفَاءِ الْعَبَّاسِيَّةِ، أَوْ يَكُونُ لِلْمَهْدِيِّ الْمَوْعُودِ أَيْضًا نِسْبَةٌ نِسْبِيَّةٌ إِلَى الْعَبَّاسِيَّةِ

اور جہاں تک وہ روایت ہے جو امام دار قطنی نے کتاب الأَفْرَادِ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کی ہے کہ فرمان نبوی ہے مہدی میرے چچا عباس کی نسل میں سے ہے تو اس کی سند ضعیف ہے- اس کو محمول کیا جائے گا عباسی خلیفہ المہدی پر یا امام المہدی موعود پر پھر کہ ان کے نسب کی نسبت عباسیوں سے ہو گی

اس طرح اہل سنت میں بیک وقت امام مہدی کا خاندان حسن، حسین، عباس سے تعلق مان لیا گیا- راقم کہتا ہے اسی کو روایت پرستی کہتے ہیں اور یہ سر چڑھ بول رہی ہے

امام مہدی کا لقب جابر پڑ جائے گا

مشہور ہے کہ امام مہدی عدل قائم کریں گے لیکن روایات میں ہے کہ اس کاوش میں ان کا لقب جابر پڑ جائے گا۔

محمد بن رسول البرزنجی الحسینی (1040ھ--1103ھ-) نے کتاب الإشاعة لاشراط الساعة میں لکھا

وولاكم الجابر خير أمة محمد - صلى الله عليه وسلم -، الحقوه بمكة; فإنه المهدي، واسمه: محمد بن عبد الله

تم پر الجابر راج کرے گا جو امت محمد میں سب سے بہتر ہو گا۔مکہ میں رہے گا کیونکہ وہ المہدی ہے اس کا نام محمد بن عبد اللہ ہے

البتہ یہ روایت مصادر اہل سنت میں سندا معلوم نہیں ہے۔لگتا ہے یہ کسی غیر معروف و غیر معتبر کتاب سے البرزنجی نے بلا تحقیق نے نقل کر دیا ہے

امام مہدی کی کنیت ابو القاسم ہو گی؟

سنن ابو داود حدیث ۴۹٦٧ میں ہے

:حدَّثنا عثمانُ وأبو بكر ابنا أبي شيبةَ، قالا: حدَّثنا أبو أسامةَ، عن فِطرٍ، عن مُنذرٍ، عن محمَّد ابن الحنفية، قال

قال علي: قلت: يا رسول الله -صلى الله عليه وسلم-، إنْ وُلِدَ لي مِنْ بعدك ولدٌ، أُسَمّيه باسمِكَ وأكنّيه بكُنيتِكَ؟ قال: "نَعَم". ولم يَقُلْ أبو بكرقلت، قال: قال عليٌّ للنبيِّ - صلى الله عليه وسلم

ابن حنفیّہ نے اپنے باپ علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر آپ کے بعد میرا کوئی بیٹا ہو تو کیا اس کی کنیت اور نام آپ پر رکھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں

اس حدیث پر علی رضی اللہ عنہ کا عمل نہیں ہے انہوں نے اپنے کسی بیٹے کو یہ کنیت نہیں دی- خود محمد بن علی جو اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے اس کنیت کو نہیں لیا لہذا یہ حدیث منکر ہے اور سند بھی فطر کی وجہ سے ضعیف ہے

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ہے

لیکن ابو القاسم کنیت رکھنے پر ایک حدیث سے اعتراض وارد ہوگا کہ جس میں حضور ﷺ کے نام اور کنیت کو ایک ہی شخص کے لیے جمع کرنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے جبکہ حضرت امام مہدیؓ کا نام اور کنیت دونوں حضور ﷺ کے موافق ہوں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں جو ممانعت وارد ہوئی ہے کہ کوئی شخص حضور ﷺ کا نام اور کنیت اکٹھی نہ رکھے بلکہ یا تو صرف نام رکھے یا صرف کنیت، وہ حضور ﷺ کے زمانے پر محمول ہے کہ آپ کے زمانے میں کوئی شخص ایسا نہ کرے، ہاں بعد میں اجازت ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت محمد بن حنفیہؒ کی اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

﴿ارایت ان ولدلی بعدک ولداسمیه باسمک واکنیه بکنیتک قال نعم رواه ابوداؤد﴾ (مشکوٰۃ المصابیح: ص ۴۰۸)

''آپ مجھے اس بارے میں بتایئے کہ اگر آپ کی وفات کے بعد میرے یہاں کوئی اولاد ہوئی تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ دوں؟ فرمایا ہاں! کوئی حرج نہیں۔''

دور مہدی کی برکتیں

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

مذکورہ بالا مضمون کے آخری جملہ کی وضاحت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مروی حدیث میں وارد ہوئی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض، لاتدع السماء من قطرھا شیئا الاصبتہ، ولا الارض من نباتھا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات﴾

(کتاب الفتن: ص۲۵۲)

"امام مہدیؑ سے آسمان میں رہنے والے بھی راضی ہوں گے اور زمین کے باشندے بھی خوش ہوں گے، آسمان اپنے تمام قطرے بہا دے گا، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی یہاں تک کہ (خوشحالی دیکھ کر) زندہ لوگ، مردوں کی تمنا کرنے لگیں گے۔"

مکمل سند ہے

قَالَ مَعْمَرٌ، وَأَنَا أَبُو هَارُونَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ، وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ، وَلَا الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ، حَتَّى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ

إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال از مغلطاي میں ہے

كتاب أبي جعفر العقيلي: حدثني جعفر بن أحمد، ثنا محمد بن إدريس، عن أبي الوليد بن أبي الجارود، عن يحيى بن معين قال: زيد العمي وأبو الصديق الناجي يكتب حديثها وهما ضعيفان.

ابو صدیق الناجی ضعیف ہے

امام مہدی کے ساتھ یمنی قحطانی ہوں گے

قحطان کا قبیلہ یمن میں آباد تھا-آجکل یہ علاقہ احرچہ سعودی عرب کے کنٹرول میں ہے مگر دور نبوی میں قحطان کا تعلق یمن سے ہی سمجھا جاتا تھا- کتاب الفتن از نعیم میں ہے

«حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسِ بْنِ جَابِرٍ الصَّدَفِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا الْقَحْطَانِيُّ بِدُونِ الْمَهْدِيِّ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسِ بْنِ جَابِرٍ الصَّدَفِيِّ نے کہا کہ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا قحطانی نہیں مگر مہدی کے بغیر

یا سادہ الفاظ میں قحطانی، مہدی کے ساتھ ہے- یہ روایت یمنی حوثیوں کے لئے خوشخبری ہے

راقم کے نزدیک یہ سرے سے حدیث نہیں ہے-

امام مہدی خلافت الخِلَافَۃ عَلٰی مَنہَاجِ النُّبُوَّۃ

مسند احمد میں ایک روایت ہے

عن النعمان بن بشير عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون ملكا عاضا فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون ملكا جبرية فيكون ما شاء الله أن يكون ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج نبوة ثم سكت قال حبيب فلما قام عمر بن عبد العزيز كتبت إليه بهذا الحديث أذكره إياه وقلت أرجو أن تكون أمير المؤمنين بعد الملك العاض والجبرية فسر به وأعجبه يعني عمر بن عبد العزيز . رواه أحمد والبيهقي في دلائل النبوة .

نعمان بن بشیر ، حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے درمیان، نبوت موجود رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ نبی کو اپنے پاس بلالینے کے ذریعہ نبوت کو اٹھالے گا اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہو گی اور وہ اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ (یعنی تیس سال تک) پھر اللہ تعالیٰ خلافت کو بھی اٹھالے گا اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت کی حکومت قائم ہو گی وہ بادشاہت اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بادشاہت کو بھی اس دنیا سے اٹھالے گا اس کے بعد قہر و تکبر اور زور زبردستی والی بادشاہت کی حکومت قائم ہو گی اور وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بادشاہت کو بھی اٹھالے گا، اس کے بعد پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہو گی اتنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔ حضرت حبیب بن سالم نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز مقرر ہوئے اور حکومت قائم کی تو میں نے یہ حدیث لکھ کر ان کے پاس بھیجی اور اپنے اس احساس کا اظہار کیا کہ مجھ کو امید ہے کہ آپ وہی امیر المومنین یعنی خلیفہ ہیں جس کا ذکر اس حدیث میں کاٹ کھانے والی بادشاہت اور قہر و تکبر اور زور زبردستی والی بادشاہت کے بعد آیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز اس تشریح سے (حیرانی سے) خوش ہوئے

منتظرین مہدی نے مشہور کیا کہ یہ خلافت امام مہدی قائم کریں گے - خلافة على منهاج نبوة کی اصطلاح زبان زد عام ہے لیکن امام بخاری اس روایت کے سخت مخالف ہیں اس روایت کا دارومدار ایک راوی حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ پر ہے-حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ کے لئے امام بخاری فیہ نظر کہتے ہیں اور ان سے صحیح میں کوئی روایت نہیں لی-امام مسلم نے صرف ایک روایت لی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز میں سورہ الغاشیہ پڑھتے تھے-کتاب من قال فيه البخاری فيه نظر از ابو ذر عبد القادر بن مصطفیٰ بن عبد الرزاق المحمدی کے مطابق

حبيب بن سالم الأنصاري مولى النعمان بن بشير: قال البخاري: "فيه نظر". وقال ابن عدي: ليس في متون أحاديثه حديث منكر بل اضطرب في أسانيد ما يروى عنه، ووثقه أبو حاتم وأبو داود، وأورده ابن حبّان في الثقات، وقال عنه ابن حجر: لا بأس به. قلت: له عند مسلم حديثٌ واحدٌ متابعةً، وروى له أحمد والدارمي والأربعة ما مجموعه أربعة أحاديث دون المكرر.

بخاری اس راوی (حبیب بن سالم الأنصاری مولی النعمان بن بشیر) کو فیہ نظر کہتے ہیں ابن عدی کہتے ہیں حدیثوں میں توازن نہیں اس کی حدیث منکر ہے بلکہ اسناد میں اضطراب بھی کرتا ہے. ابو حاتم اور ابو داود ثقہ کہتے ہیں اور ابن حبان ثقات میں لائے ہیں اور اس کو ابن حجر کہتے ہیں کوئی برائی نہیں. میں (اِبو ذر عبد القادر) کہتا ہوں مسلم نے متابعت میں صرف ایک حدیث نقل کی ہے اور اس سے احمد، دارمی اور چاروں سنن والوں نے بلا تکرار حدیث لی ہے

السیوطی کتاب تدریب الراوی میں وضاحت کرتے ہیں

تنبيهات الأول البخاري يطلق فيه نظر وسكتوا عنه فيمن تركوا حديثه

پہلی تنبیہ بخاری اگر کسی راوی پر فیہ نظر کا اطلاق کریں اور سکتوا عنہ کہیں تو مراد حدیث ترک کرنا ہے

کتاب التنکیل از الشیخ المعلمی کے مطابق

وكلمة فيه نظر معدودة من أشد الجرح في اصطلاح البخاري

اور کلمہ فیہ نظر بخاری کی شدید جرح کی چند اصطلاح میں سے ہے

اللکنوی کتاب الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل میں اس پر کہتے ہیں

فيه نظر: يدل على أنه متهم عنده ولا كذلك عند غيره

فیہ نظر دلالت کرتا ہے کہ راوی بخاری کے نزدیک متہم ہے اور دوسروں کے نزدیک ایسا نہیں

افسوس بخاری کی شدید جرح کو نظر انداز کر دیا گیا

اس روایت کو صحیح ماننے والے عوام کے سامنے تقریر میں اس روایت کو پورا نہیں سناتے کہ راوی خود الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ کے دور کو بتاتا ہے کہ وہ گذر چکا ہے جو سن ۹۹ ہجری میں عمر بن عبد العزیز کا دور تھا

دوسری طرف آج الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ والی روایت قادیانیوں، جہادی تنظیموں اور معتدل لیکن معجزات کی منتظر مذہبی تنظیموں کی نہایت پسندیدہ ہے۔ لیکن اگر غیر جانب داری کے ساتھ اوپر دی گئی صورت حال کو دیکھیں تو عقل سلیم رکھنے والے جان سکتے ہیں کہ روایت صحیح نہیں ہے

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ہے

اس حدیث میں دو مرتبہ خلافت علی منہاج النبوۃ کا ذکر ہے، پہلے مرتبہ تو نبوت کے بعد جس کا قیام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی سے ہو کر خلفاء راشدین پر جا کر منتہی ہو گیا، اس کے بعد کاٹ کھانے والی حکومت، پھر جبری حکومت اور اس کے بعد دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کا تذکرہ ہے اس دوسری خلافت کا قیام امام مہدیؒ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا چنانچہ اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿والمراد بها زمن عیسی علیه الصلوة والسلام والمهدی رحمه الله﴾ (مرقاۃ: ج ۱۰ ص ۱۰۹)

''اور اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رحمہ اللہ کا زمانہ ہے۔''

تنبیہ: اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ بعض حضرات نے دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اس حدیث کا مصداق گردانا ہے لیکن یہ ان حضرات کی اپنی رائے ہے، حدیث کا اصل محمل حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان کا زمانہ ہے جیسا کہ ابھی آپ ملا علی قاریؒ کے حوالے سے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

بعض لوگوں نے اس روایت کا مصداق عمر بن عبد العزیز کو قرار دیا ہے - اس پر حافظ محمد ظفر اقبال متنبہ کر رہے ہیں کہ ملا علی قاری کا قول الگ ہے —ان کے نزدیک یہ مہدی کے بارے میں ہے —راقم کہتا ہے ملا علی قاری کی رائے ہر مقام پر درست ہوتی ہے اس کا قائل کوئی بھی نہیں —قرائن کو دیکھ اجتہاد کیا جاتا ہے - یہاں متاخرین علماء سے نہیں بلکہ متقدمین کے امام بخاری کی رائے صواب ہے کہ یہ روایت صحیح کے درجہ میں نہیں ہے

امام مہدی کا اعلان آسمان سے ہو گا

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرِ بْنِ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: " تَكُونُ فِتْنَةٌ بِالشَّامِ، كَأَنَّ أَوَّلَهَا لَعِبُ الصِّبْيَانِ، ثُمَّ لَا يَسْتَقِيمُ أَمْرُ النَّاسِ عَلَى شَيْءٍ، وَلَا تَكُونُ لَهُمْ جَمَاعَةٌ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: عَلَيْكُمْ بِفُلَانٍ، وَتَطْلُعُ كَفٌّ تُشِيرُ

مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرِ بْنِ هِشَامٍ، نے ابْنِ الْمُسَيِّبِ سے روایت کیا کہا شام میں فتنہ ہو گا شروع میں یہ بچوں کا کھیل ہو گا پھر لوگوں کے کسی بھی کام پر استقامت نہ رہے گی ، نہ جماعت بن پائے گی یہاں تک کہ آسمان سے ندا آئے گی کہ تمہارے لئے فلاں ہے اور ہاتھ طلوع ہو جو اشارہ کرے گا

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ہے

اسی طرح حضرت امام مہدیؒ کی تائید و تصدیق کے لیے ان کے سر پر ایک بادل سایہ فگن ہوگا جس میں سے ایک منادی کی یہ آواز آ رہی ہوگی:

﴿هذا المهدی خلیفة الله فاتبعوه﴾

''یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں، لہٰذا ان کی اتباع کرو۔''

اور اس بادل میں سے ایک ہاتھ نکلے گا جو امام مہدیؒ کی طرف اشارہ کرے گا کہ یہی مہدی ہیں، ان کی بیعت کرو۔ (الاشاعہ: ص ۱۹۸)

اور کتاب الفتن میں اسی سے متعلق ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں (کہ آسمان سے نداء اس طرح آئے گی)

﴿علیکم بفلان وتطلع کف تشیر﴾ (کتاب الفتن: ص ۲۳۶)

''تم پر فلاں کی اتباع لازم ہے اور اس کی نشاندہی کے لیے ایک ہاتھ ظاہر ہوگا جو ان کی طرف اشارہ کرتا ہوگا۔''

اس میں ید فاطمہ یا ید عباس کا ذکر ہے جو اغلباً عباسی خلافت میں جاری کیا گیا اور یہ ایک نشانی تھا کہ اس لشکر کی مدد لازم ہے

سند میں مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرِ بْنِ هِشَام مجہول ہے

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفِهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: " يُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَمِيرُكُمْ فُلَانٌ "

ابن مسیب نے کہا آسمان سے منادی ہو گی کہ فلاں امیر ہے

اس سند میں عیاض بن عبداللہ الفہری ہے جو قوی نہیں ہے قال ابو حاتم: لیس بالقوی

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْأَقْرَعُ، حَدَّثَنِي أَبُو الْحَكَمِ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: " تَكُونُ فُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ حَتَّى يَطْلُعَ كَفٌّ مِنَ السَّمَاءِ وَيُنَادِي مُنَادٍ: أَلَا إِنَّ أَمِيرَكُمْ فُلَانٌ

ابن مسیب نے کہا فرقہ و اختلاف ہو گا حتی کہ آسمان میں پنجہ ظاہر ہو گا اور منادی کرنے والا منادی کرے گا اس میں تمہارا امیر ہے

سند میں يزيد بن عياض بن جُعْدُبة الليثي أبو الحكم المدني ہے جو کذاب ہے

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ہے

علامت نمبر ۲۵:

آسمان سے ایک ایسی آواز کا آنا جو تمام اہل زمین سن لیں گے اور عجیب تر بات یہ ہو گی کہ وہ آواز ہر زبان والے کو اس کی اپنی زبان میں سنائی دے گی۔ (چنانچہ عربی کو عربی میں، پنجابی کو پنجابی میں اور پٹھان کو پشتو میں، غرضیکہ ہر ایک کو وہ آواز اسی کی مادری زبان میں سنائی دے گی اور قدرت خداوندی کے سامنے ایسا ہونا بعید نہیں کیونکہ:

"ان اللّٰہ علی کل شیٔ قدیر". (بحوالۂ مذکورہ)

امام مہدی کعبہ کے خزانے کو بانٹ دیں گے

محمد بن رسول البرزنجی الحسینی (1040ھ--1103ھ-) نے کتاب الإشاعة لاشراط الساعة میں لکھا

> امام مہدیؒ خانۂ کعبہ میں مدفون خزانہ نکال کر اس کو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیں گے۔ (الاشاعۃ: ص ۱۹۹) اور خانہ کعبہ کے اس مدفون خزانے کو، جو امام مہدیؒ تقسیم فرمائیں گے، ''رتاج الکعبہ'' کہا جاتا ہے۔ (آثار القیامہ: ص ۳۶۶)

المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر از احمد بن محمد بن علی الفیومی ثم الحموی، ابو العباس (المتوفی: نحو 770ھ-) میں ہے

رِتَاجِ الْكَعْبَةِ أَيْ نَذَرَهُ هَدْيًا

رِتَاجِ الْكَعْبَةِ یعنی کعبہ کو جو نذر یا ہدیہ کر دیا جائے

کعبہ کا خزانہ فتنہ افطس میں لوٹا جا چکا ہے - اہل بیت النبی کے ایک مفسد شخص نے مکہ میں فساد کیا—یہ حسین بن علی بن الحسین تھا - اس کو امام ابن حزم نے جمہرہ الانساب میں ان الفاظ میں یاد کیا ہے

الأفطس، القائم بمكة، أحد المفسدين في الأرض

الافطس یہ مکہ پر قابض ہوا زمین کے مفسدوں میں سے ایک تھا

اس نے مکہ میں لوٹ مار کی اور یہاں تک کہ ابن خلدون کے مطابق کعبہ کا خزانہ جو مشرکین مکہ کے زمانہ سے کعبہ کے اندر موجود کنواں میں تھا اس کو رتاج الكعبة کہا جاتا تھا اس کو لوٹا اور اپنی فوج میں تقسیم کر دیا—اس کے بعد قرامطہ نے کعبہ کا دروازہ، اس کا غلاف اور حجر اسود لوٹا اور کوفہ لے گئے -

ظاہر ہے جس نے امام مہدی کے حوالے سے اس روایت کو گھڑا تھا کہ امام مہدی کعبہ کا خزانہ نکالیں گے اس کو علم نہیں تھا کہ مستقبل میں ایسا ہو گا

امام مہدی کی نشانی ستارہ ہوگی

بائبل کی کتاب میں ذکر ہے کہ ایک جھوٹے نبی بلعم باعورا نے ستارہ کی ایک خبر دی- کتاب گنتی میں ہے کہ بلعم باعور جو یہود کے مطابق یہ ایک کشفی تھا یا غیر بنی اسرائیلی نبی تھا جو بنی اسرائیل کے خلاف پیشین گوئیاں کرتا تھا- اس کی ایک پیشین گوئی تھی کہ داود کی نسل سے نبی اسرائیل میں کوئی آئے گا

Book of Numbers chapter 28

A star will come out of Jacob

یعقوب (کی نسل) سے ایک تارہ نکلے گا

یہودی مورخ جوسیفس کے بقول غیر بنی اسرائیلی بلعم باعور ایک ساحر تھا[6]

تفسیر البغوی الشافعی (المتوفی: 510ھ-) میں ہے

فَدَعَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُ الِاسْمُ الْأَعْظَمُ وَالْإِيمَانُ، فَنَزَعَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَعْرِفَةَ وَسَلَخَهُ منها فخرجت منه صورة كَحَمَامَةٍ بَيْضَاءَ

موسی نے اس کے خلاف دعا کی تو اس سے الِاسْمُ الْأَعْظَمُ کا علم اور ایمان جاتا رہا اور کبوتری کے انڈے کی شکل میں اس سے نکل آیا

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور از حافظ محمد ظفر اقبال میں ہے

6

Philo, *De Vita Moysis*, i. 48: "a man renowned above all men for his skill as a diviner and a prophet, who foretold to the various nations important events, abundance and rain, or droughts and famine, inundations or pestilence."

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کے وقت ایک اور آسمانی علامت کا ظہور ہوگا چنانچہ سید برزنجی تحریر فرماتے ہیں:

﴿ومنها طلوع نجم له ذنب يضيء﴾ (الاشاعہ: ص۱۹۹)

''اور ان علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ایک روشن دم دار تارا ظاہر ہوگا''

حسب بیان سید موصوف اس کا وقوع ہو چکا ہے لیکن ایک دفعہ وقوع سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوبارہ اس کا وقوع نہ ہوگا اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دم دار کوئی الگ نوعیت کا ہو۔

اس روایت پر تفصیلی کلام کتاب روایات ظہور امام مہدی میں ہے

مدینۃ القاطع کا ذکر

امام مہدی سے متعلق لوگوں نے کتب میں ایک شہر کا ذکر کیا ہے جو بحر اخضر (خلیج فارس) میں کسی سمندری جزیرہ پر ہے- اس شہر کا ذکر کتاب عقد الدرر في أخبار المنتظر از يوسف بن يحيى بن علي الشافعي (المتوفى: بعد 658هـ) میں آیا ہے–

السنن الواردة في الفتن وغوائلها والساعة وأشراطها از عثمان بن سعيد بن عثمان بن عمر أبو عمرو الداني (المتوفى: 444هـ) میں ااصل ایک طویل روایت ہے جو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے- سند ہے

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْمُكْتِبُ، قِرَاءَةً مِنِّي عَلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَلَانِسِيُّ، بِحَلَبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَزَّازُ أَبُو أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ [ص:1090] ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

سند میں عبد الصمد پر لسان المیزان از ابن حجر میں درج ہے کہ یہ لیس بالقوی قوی نہیں ہے اور راوی الفضل معلوم نہیں کون ہے اگر یہ الحمیری ہے تو یہ متہم بالکذب ہے اور اگر یہ الیشکری ہے تو یہ ضعیف ہے- مَسْلَمَةُ بْنُ ثَابِتٍ مجہول ہے- یہ سند سخت ضعیف ہے اور اس کا طویل ہونا بھی بے کار ہے لیکن اس کے متن کو برزنجی وغیرہ نے شوق نے نقل کیا ہے اور امام قرطبی نے کتاب التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة میں اس کا ملخص پیش کیا ہے

وروى «من حديث حذيفة عن النبي وفيه بعد قوله {ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم} ، ثم إن المهدي ومن معه من المسلمين يأتون إلى مدينة أنطاكية وهي مدينة عظيمة على البحر، فيكبرون عليها ثلاثة تكبيرات فيقع سورها منوروى «من حديث حذيفة عن النبي وفيه بعد قوله {ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم} ، ثم إن المهدي ومن معه من المسلمين يأتون إلى مدينة أنطاكية وهي مدينة عظيمة على البحر، فيكبرون عليها ثلاثة تكبيرات فيقع سورها من البحر بقدرة الله عز وجل، فيقتلون الرجال ويسبون النساء والأطفال، ويأخذون الأموال ثم يملك المهدي أنطاكية، ويبني فيها المساجد ويعمر عمارة أهل الإسلام، ثم يسيرون إلى الرومية والقسطنطينية وكنيسة الذهب، فيقتحمون القسطنطينية ورومية ويقتلون بها أربعمائة ألف مقاتل، ويفتضون بها سبعين ألف بكر، ويستفتحون المدائن والحصون ويأخذون الأموال، ويقتلون الرجال ويسبون النساء والأطفال ويأتون كنيسة الذهب فيجدون فيها الأموال التي كان المهدي أخذها أول مرة، وهذه الأموال هي التي أودع فيها ملك الروم قيصر حين غزا بيت المقدس، فوجد في بيت المقدس هذه الأموال فأخذها واحتملها على سبعين ألف عجلة إلى كنيسة الذهب بأسرها كاملة، كما أخذها ما نقص منها شيئاً فيأخذ المهدي تلك الأموال فيردها إلى بيت المقدس، قال حذيفة قلت يا رسول الله - لقد كان بيت المقدس عند الله عظيماً جسيم الخطر عظيم القدر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هو من أجل البيوت ابتناه الله لسيمان بن داود عليهما السلام من ذهب وفضة ودر وياقوت وزمرد، وذلك أن سليمان بن داود سخر الله له الجن فأتوه بالذهب والفصة من المعادن، وأتوه بالجواهر والياقوت والزمرد من البحار يغوصون كما قال الله تعالى {كل بناء وغواص} فلما أتوه بهذه الأصناف بناه منها، فجعل فيه بلاطاً من ذهب وبلاطاً من فضة، وأعمدة من ذهب، وأعمدة من فضة وزينه بالدر والياقوت والزمرد، وسخر الله تعالى له الجن حتى بنوه من هذه الأصناف.

اسلام میں امام مہدی کا تصور میں حافظ محمد ظفر اقبال لکھتے ہیں

دو قفیز جو دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوں گے، کو بھی تلاش کروائیں گے۔ اس سلسلے میں امام قرطبیؒ نے تذکرہ میں حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کی طویل حدیث ذکر کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

حضرت حذیفہؓ نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے جس میں آپ نے یہ آیت قرآنی "**ذلک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الآخرۃ عذاب عظیم**" پڑھنے کے بعد فرمایا کہ پھر مہدیؓ اور ان کے ساتھ جو مسلمان ہوں گے، وہ شہر انطاکیہ میں آئیں گے جو کہ سمندر کے کنارے ایک بڑا شہر ہے اور اس پر تین مرتبہ نعرۂ تکبیر بلند کریں گے جس کی برکت سے قدرت خداوندی اس کی سمندری شہر پناہ کو گرا دے گی اور مسلمان، رومیوں کے مردوں کو قتل کر کے ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیں گے اور ان کے مال و دولت پر قبضہ کر لیں گے۔

یوں امام مہدیؓ کا انطاکیہ پر تسلط قائم ہو جائے گا اور وہ اس میں مساجد اور اسلامی طرز تعمیر کی عمارتیں بنوائیں گے، اس کے بعد شہر رومیہ، قسطنطنیہ اور کنیسۃ الذہب کا رخ کریں گے، چنانچہ قسطنطنیہ اور رومیہ میں داخل ہو کر وہاں کے لوگوں سے قتال کریں گے اور چار لاکھ لڑاکا رومیوں کو تہہ تیغ کر دیں گے۔ اس جنگ میں ستر ہزار باکرہ دوشیزائیں بطور باندی کے مال غنیمت میں حاصل ہوں گی۔

اسی طرح شہروں اور قلعوں کو فتح کرتے ہوئے، ان کے مال و دولت کو غنیمت بناتے ہوئے، مردوں کو قتل اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بناتے ہوئے جب آپ کنیسۃ الذہب میں پہنچیں گے تو وہاں ایسا مال و دولت پائیں گے جس کو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھا اور اس پر قبضہ کیا ہوگا اور یہ وہ مال و دولت ہوگا جو بادشاہ روم قیصر نے اس کنیسہ میں اس وقت رکھا تھا جب اس نے اہل بیت المقدس سے جنگ کی تھی اور یہ مال و دولت وہاں پا کر اسے اپنے ساتھ ستر ہزار کشتیوں پر لاد کر لے آیا تھا اور بیت المقدس میں اس خزانے میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا۔ امام مہدیؓ اس خزانے پر قبضہ کر کے اسے واپس

بیت المقدس بھجوا دیں گے۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تو بیت المقدس کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت زیادہ ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! بیت المقدس بڑا عظیم گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے ذریعے سونے، چاندی، موتی، یاقوت اور زمرد سے بنوایا تھا اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا اور وہ حضرت سلیمانؑ کے پاس سونے، چاندی کی کانوں میں سے سونا، چاندی اور سمندروں سے جواہرات، یاقوت اور زمرد لے کر آتے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ﴾ (ص: ۳۷)

"ہم نے حضرت سلیمانؑ کو معمار اور غوطہ زن جنات پر تسلط دے دیا۔"

ان چیزوں کے ذریعے حضرت سلیمانؑ نے بیت المقدس کی اس طرح تعمیر شروع کی کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی، اسی طرح کچھ ستون سونے کے اور کچھ چاندی کے تھے اور اس کو موتیوں، یاقوت اور زمرد سے مزین کیا۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر بیت المقدس سے یہ چیزیں کیسے غائب ہو گئیں؟ فرمایا کہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور انبیاء علیہم السلام کو شہید کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک مجوسی بخت نصر کو مسلط کر دیا اور سات سو سال تک اس کی حکومت قائم رہی۔ ارشاد خداوندی "**فاذا جاء وعد اولٰھما** ...." الخ سے یہی مراد ہے۔

بخت نصر کے سپاہیوں نے بیت المقدس میں داخل ہو کر مردوں کو قتل کیا، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا اور ان کے اموال اور بیت المقدس میں موجود تمام چیزوں پر قبضہ کر لیا اور اس کو ستر ہزار کشتیوں پر لاد کر بابل آئے اور بنی اسرائیل کو وہاں بسا کر سینکڑوں سال تک ان سے خدمت لیتے اور سخت عذابوں میں مبتلا کرتے رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کو ان پر رحم آیا اور انہوں نے ملک فارس کے ایک بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بیت المقدس جا کر بنی اسرائیل کو آزاد کرائے، چنانچہ وہ بادشاہ، فارس سے روانہ ہو کر بابل پہنچا اور بقیہ بنی اسرائیل کو مجوسیوں کے ہاتھ سے آزاد کرایا اور بیت المقدس کے خزانوں کو بھی واپس بھجوا دیا نیز بنی اسرائیل سے کہا کہ دیکھو! اگر تم دوبارہ اپنی سابقہ روش پر واپس آ گئے تو تمہارے ساتھ پھر یہی سلوک ہوگا جواب ہوا اور ارشاد باری تعالیٰ: "**عسی ربکم ان یرحمکم**......" الخ سے یہی مراد ہے لیکن بنی اسرائیل بیت المقدس واپس آنے کے کچھ عرصے بعد دوبارہ گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔ اسپر اللہ تعالیٰ نے بادشاہ روم قیصر کو ان پر مسلط کر دیا، ارشاد خداوندی "**فاذا جاء وعد الاخرۃ** ......" الخ سے یہی مراد ہے۔

قیصر روم نے بر و بحر سے ان پر لشکر کشی کی اور خوب قتل و قتال کیا اور ان کے اموال اور عورتوں کو لے گیا اور بیت المقدس کے تمام خزانوں کو جمع کر کے ستر ہزار کشتیوں پر لاد کر کنیسۃ الذہب میں لا کر رکھ دیا اور وہ اب تک وہیں ہے جب امام مہدیؓ تشریف لائیں گے تو وہ اس کو حاصل کر کے بیت المقدس واپس بھجوا دیں گے اور ان کے زمانے میں مسلمان، مشرکین پر غالب آ جائیں گے۔ (تذکرۃ القرطبی: ص ۷۰۲ تا ۷۰۶)

نعرۂ تکبیر سے شہر فتح ہو جائے گا:

قصۂ کوتاہ یہ کہ امام مہدیؓ بیت المقدس کے خزانے بھجوانے کے بعد تابوت سکینہ وغیرہ اشیاء کو لے کر "قاطع" نامی شہر میں تشریف لائیں گے، جس کی لمبائی ایک ہزار میل، چوڑائی ۵۰۰ میل اور ۳۶۰ دروازے ہوں گے، امام مہدیؓ اس کا محاصرہ کر لیں گے لیکن وہ شہر بھی سمندر پار ہوگا اور عجیب تر بات یہ ہوگی کہ اس سمندر کو عبور کرنے کے لیے کشتی بھی کام نہ آئے گی، صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کشتی کیوں کام نہیں آئے گی؟ فرمایا اس لیے کہ وہ دریا زیادہ گہرا نہیں ہوگا البتہ مسلمان اس سمندر کے درمیان چلتے ہوئے اس کو عبور کر لیں گے اور وہاں پہنچ کر چار مرتبہ بآواز بلند نعرۂ تکبیر بلند کریں

گے جس کی شدت تاثیر کی وجہ سے اس کی شہر پناہ گر جائے گی اور مسلمان فاتحانہ انداز سے شہر میں داخل ہو کر مال غنیمت حاصل کر لیں گے اور وہاں سات سال گزار کر بیت المقدس واپس آ جائیں گے، یہاں پہنچ کر انہیں خروج دجال کی خبر معلوم ہوگی۔

پوری دنیا کی حکمرانی:

ہر وہ شہر جس میں سکندر ذوالقرنین فاتحانہ داخل ہوئے تھے، ان تمام شہروں کو حضرت امام مہدیؓ فتح کر کے وہاں پر امن و امان قائم کر دیں گے اور لوگوں کو ہر قسم کے ظالموں سے پناہ دے دیں گے اور جس وقت دجال کا خروج ہوگا، آپؓ بیت المقدس میں ہوں گے۔

امام مہدیؓ کی اس شاندار فتح اور پوری دنیا پر حکومت کو حضور ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿**ملک الدنیا مؤمنان و کافران اما المؤمنان فذو القرنین وسلیمان واما الکافران فنمروذ و بخت نصر. وسیملکھا خامس من عترتی وھو المھدی**﴾

"پوری دنیا کے حکمران دو مومن اور دو کافر ہوئے ہیں، مومن تو حضرت سلیمان اور ذوالقرنین تھے، اور کافر نمرود اور بخت نصر تھے۔ اور عنقریب میری اولاد میں سے ایک آدمی جس کا پوری دنیا میں حکمرانی میں پانچواں نمبر ہوگا، آئیگا (اور پوری دنیا کا مالک ہو جائے گا) اس کا نام مہدی ہوگا"

امام مہدی امام ہوں گے یا نہیں؟

صحیح مسلم کی مضطرب روایات میں ہے کہ ایک نماز کے امام عیسیٰ ہوں گے ، پھر اسی کتاب میں یہ بھی ہے کہ امام امت محمد میں سے ہو گا

صحیح مسلم میں نماز کی امامت کے حوالے سے بھی روایات میں اضطراب ہے

صحیح مسلم روایت 2897	صحیح مسلم روایت
مروی عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	مروی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سہیل بن ابی صالح کی سند سے ہے سہیل آخری عمر میں مختلط تھے	أَبُو الزُّبَيْرِ کی سند سے ہے اور ان کی وہی روایت قبول کی جاتی ہے جو لیث کے طرق سے ہو لیکن اس متن کی اسناد میں ایسا نہیں ہے
إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّهُمْ جب نماز کھڑی ہو گی پس عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے وہ امامت کریں گے	فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ مسلمانوں کا امیر کہے گا آئیے ہمارے ساتھ نماز پڑھائیں عیسیٰ بولیں گے نہیں – تم میں بعض بعض پر امیر ہیں – اللہ نے اس امت کو تکریم دی

اسناد کے ضعف کی وجہ سے دونوں روایتیں نا قابل قبول ہیں

دینی امور پر اجرت کے قائل علماء جو نماز پڑھانے کی تنخواہ لیتے ہیں ان کے نزدیک نماز کا امام ، المہدی ہو گا - دوسری طرف اسی المہدی کو حاکم کہتے ہیں گویا آمد مہدی سے قبل ہی مولویوں کے نماز پڑھانے پر پابندی لگ جائے گی اور اوائل اسلام کی طرح حاکم ہی نمازیں پڑھائے گا -

راقم البتہ اس روایت کو قبول نہیں کر سکتا کیونکہ دونوں کی سند کمزور ہے

کہا جاتا ہے

اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور ۲۲۶

مرتب کتاب البرہان شیخ جاسم کی وضاحت:

اسی طرح شیخ جاسم کتاب البرہان ج ا ص ۴۲۰ پر ''الوجہ الثالث'' کے عنوان کے تحت رقمطراز ہیں:

''امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ بھی احادیث مہدی سے غافل نہیں رہے چنانچہ اس سے متعلق انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''

﴿کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم﴾

''تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم میں ابن مریمؑ نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔''

راقم چیلنج دیتا ہے کہ صحیح بخاری میں یہ متن دکھایا جائے جس میں ہو کہ نزول عیسیٰ کے بعد تمہارا امام تم میں سے ہو گا

اختتام

امام مہدی کی امت کئی صدیوں سے منتظر ہے –اگرچہ شیعہ و سنی مہدی الگ الگ ہیں ایک حسنی ہے تو ایک حسینی ہے لیکن جو بھی ہے ان کو خرق عادت کام کرنے ہوں گے، تابوت سکینہ دریافت کرنا ہو گا، اصل توریت و انجیل شام سے نکالنی ہو گی، آسمان سے آواز ان کے لشکر کے لئے اتی رہے گی –یہ سب ان کو کرنا ہو گا تا کہ وہ اپنے آپ کو مہدی منوا سکیں

راقم کی تحقیق میں یہ تمام روایات ضعیف ہیں اور بنو عباس و بنو حسن کی پروپیگنڈا مشنری کی ایجاد ہیں- یہ جملہ ایک کڑوا سچ ہے، تحقیق لازم ہے